

# مذكرات محببت



احمرين شيخ

# خاموش محبت



از قلم احمرین شیخ

**Copyright:** Ahmreen Shaikh (Writer)

**Published by:** Safar-e-Adab

**Published On:** safareadab.com

---

To get published with us, contact us via email or website:

[safareadab.com](https://safareadab.com)

[khanumaira@safareadab.com](mailto:khanumaira@safareadab.com)

[adab@safareadab.com](mailto:adab@safareadab.com)

---

**Note:** We don't charge anything to publish online. If anyone charges any kind of fee in order to publish your write-ups in the name of Safar-e-Adab, please don't try to go ahead with them and immediately report them using the contact us button on our website. Thank you

## ضروری بات

خاموش محبت کے تمام جملہ حقوق لکھاری "احمرین شیخ" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹفارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہوگی۔ بغیر اجازت کہانی کا استعمال کرنے والوں پر سخت کارروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔



قسط نمبر: 4

قسمتوں کے کھیل (حصہ اول)

BEING THE STRING OF YOUR  
KITE

کچھ لوگ قسمت کی طرح ہوتے ہیں

جو دعا سے ملتے ہیں

اور کچھ لوگ دعا کی طرح ہوتے ہیں

جو مل جائیں تو قسمت بدل دیتے ہیں

فہد اور اذہان آرٹ گیلری کی پارکنگ میں اُن سب کا ہی انتظار کر رہے تھے فہد گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا جبکہ اذہان گاڑی کے بونٹ پر چڑھا بیٹھا تھا دونوں کا گرمی اور بھوک سے بُرا حال تھا۔

"یار کہارہ گئے یہ سارے۔۔ کوئی اتنی غور و فکر سے بھی دیکھتا ہے بھلا پیٹنگز۔۔ اپنی طرح کے انسان ہونا چاہیے ایک لائن سے گئے دوسری سے سرسری نظر دوڑا کر آگئے۔" فہد کا کوفت کے مارے برا حال تھا۔

"فہد بھائی آپ کو پتہ ہے نہ ان لڑکیوں کا ہر چیز کو ایسے دیکھنے لگ جاتی ہیں کہ کبھی دیکھا نہ ہو اور جیسے دنیا کا کوئی آٹھواں عجوبہ دیکھ رہی ہو۔"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"ہاں یار بات تو ویسے صحیح ہے تمھاری۔۔ اُن کی اس دن والی شاپنگ بھی بھولا نہیں ہوں میں۔۔ اللہ کی پناہ جو اگلی بار سے انہیں شاپنگ کروانے لے جاؤں۔"

"ہر لمحہ قبولیت کا نہیں ہوتا بھائی۔۔ یہ چڑیلیں اتنی جلدی پیچھا نہیں چھوڑتی اور ان تیری مورتیوں کے بارے میں تو پوچھتے ہی مت آپ۔ ایسی بلا کی طرح پیچھے پڑتی ہے ناں۔۔ مجھے بھی کہیں بار خوار کر چکی ہیں یہ مارکیٹ کے چکروں میں۔۔" اذہان نے باقاعدہ اپنے کانوں کو ہاتھ لگائے تھے۔

"لو آگئیں نام لیا اور چڑیلیں حاضر۔۔" اذہان نے ہاتھ کے اشارے سے فہد کو اُن کی جانب متوجہ کیا جہاں سے وہ لوگ آتی دکھائی دیں۔

"نہی کتنے ٹائم سے اس دھوپ میں کھڑے ہم دونوں آپ لوگوں کا انتظار کر رہے ہیں آپ کو پتہ ہے؟ اور یہ سر آفتاب بھی آج آگ کے گولے برسا رہے ہیں۔" فہد نے نہی کے ساتھ ساتھ سورج سے بھی شکوہ کیا۔

"ہیں..؟؟؟ یہ سر آفتاب یہاں کہاں سے آگئے۔" عالیہ کو یونی کے وائس پر نپیل سر آفتاب یاد آگئے تھے۔

"یہ ہوتی ہیں وہ لڑکیاں جنہیں خالص اردو کی اب، ج تک نہیں آتی۔ آفتاب سر کی بات نہیں ہو رہی یہاں، مسٹر سن، مسٹر سورج کی بات ہو رہی ہے۔ اب آئی سمجھ؟"

"اوہ!! تو ایسے بولونا۔۔۔ ویسے بھی سوکھ کر کاٹنا نہیں بن رہے تم جو اتنا وبال مچا رہے ہو۔" پہلے تو وہ خفت زدہ ہوئی پھر۔۔۔ فہد کو سنانے سے باز نہیں آئی وہ عالیہ ہی کیا جو کسی کو الٹا جواب نہ دے۔ اور اگر سامنے فہد ہو تو جواب دینا تو اس کا فرض بنتا تھا۔

"اووو!! روپ کی رانی، نازک سی ملکہ عالیہ جب تمہیں یہاں کھڑے رہنا ہو گاناں تب پتہ چلے گا تمہیں۔۔۔ گرمی اور پیاس تو تم سے برداشت ہوتی نہیں ہے۔" اس نے دانت پستے ہوئے عالیہ کو گھورا۔۔۔ مقابل بھی آخر فہد تھا۔

"دیکھ رہی ہے نہی آپ اسے۔۔۔" عالیہ نے اس کی شکایت نہی سے لگائی۔

"اچھا بس کرو تم دونوں نہ موقع دیکھتے ہو نہ محل بس ہر جگہ لڑنا شروع ہو جاتے ہو۔ اور ہاں فہد سوری ناں وہ ہمیں بیسٹنگز خریدنی تھی بس اسی لیے لیٹ ہو گیا۔" انہوں نے دونوں کو ایک ساتھ جھاڑ پلائی تھی۔

"اچھا تو پھر ملی پیٹنگ؟؟؟"

"کہاں ملی۔۔۔ پتہ نہیں کس بندے نے ہم سے پہلے ہی خرید لی۔۔۔ وہ شانزل کی بنائی ہوئی تھی اور میں اُسے ہی اس کا برتھ ڈے گفٹ دینا چاہتی تھی۔" نہی نے ہاتھ ملتے ہوئے افسردگی سے اُسے دیکھا۔

"ویسے نہی ہم کتنی پاگل ہے اس سلیس مین سے پوچھ تو لیتیں کہ کس نے خریدا ہے۔۔۔ اُس سے اس بندے کا کانٹیکٹ نمبر ہی لے لیتی پھر اس سے رابطہ کر کے پیٹنگ مانگ لیتی۔" سدا کی معصوم سی زرش نے اپنا مشورہ دیا تھا۔

"واہ میری پیاری بہنا کیا ہی کہنے آپ کے مشورے کے تو۔۔۔ جیسے کہ وہ سلیس مین ایسے ہی تمہیں نمبر دے دیتا؟ اور چلو اگر وہ نمبر دے بھی دیتا تو وہ خریدار بندہ تو خوشی خوشی تمہیں پینٹنگ دے دیتا ہے نا؟؟" فہد نے زرش کی کھینچائی کی تھی۔

"ہاں یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں۔۔۔" زرش اپنی جگہ شرمندہ سی ہو گئی تھی۔

"تو چلو اب گاڑی میں بیٹھ کر سوچو۔۔۔ بھوک سے بُرا حال ہو رہا ہے میرا پہلے ایک اچھے سے ہوٹل میں لنچ کرتے ہیں۔"

"اذہان تم جاؤ شان کو لے کر آنا میں تمہیں اچھا سا ہوٹل دیکھ کر ایڈریس سینڈ کر دوں گا۔"

"ٹھیک ہے بھائی۔۔۔" کہتے ہوئے اذہان گاڑی سے نیچے اتر ا اور شانزل کو کال ملانے لگا۔

\*\*\*\*\*

تمہیں کوئی اور دیکھے تو جلتا ہے دل  
بڑی مشکلوں سے پھر سنبھلتا ہے دل

BEING THE STRING OF YOUR KITE

ہوٹل میں داخل ہوتے ہی فہد کو سامنے ہی کلب کے حصے میں راہیل اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا نظر آ گیا اُس کی نظر ابھی اُن لوگوں پر نہیں پڑی تھی۔ فہد نے اپنے پیچھے آتی ہوئی عالیہ کو مڑ کر دیکھا پھر جب وہ اس کے قریب آئی تو اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامتے ہوئے قدم سے قدم ملا کر چلنے لگا۔ عالیہ نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا لیکن وہ اس کی جانب متوجہ نہیں تھا۔

"یہ کیا فالتو قسم کی چھپھوری حرکتیں ہیں فادی، ہاتھ چھوڑو میرا اور سیدھی طرح سے چلو۔۔۔" اُس نے اپنا ہاتھ اُس سے چھڑوانا چاہا لیکن فہد کی گرفت مضبوط تھی۔



"چپ کر کے چلو چھوڑ دوں گا آگے جا کر۔ مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تمہارا ہاتھ پکڑنے کا۔" اُس نے دانت پستے ہوئے اُسے گھورا۔

"شوق نہیں ہے تو پھر تھما ہی کیوں؟ دیکھو شرافت کے جامے میں رہ کر ہاتھ چھوڑو میرا۔"

"یہ ہاتھ چھوڑنے کے لئے تو نہیں تھما تھا۔" مسکراتے ہوئے اس کی آنکھیں کچھ اور ہی کہانی سنار ہی تھی جسے سمجھنے سے عالیہ نابلد تھی۔

وہ جانتا تھا اگر راحیل نے اُسے اکیلے دیکھ لیا تو اس کے پاس ضرور آئے گا اور یہ ہی وہ نہیں چاہتا تھا۔ اور نہ ہی عالیہ کو اس کی موجودگی کی اطلاع کرنا چاہتا تھا کیونکہ راحیل اس وقت ہوش میں بالکل نہیں دکھائی دے رہا تھا۔

"راحیل وہ دیکھو سامنے تمہاری چنبیلی۔۔۔" خباثت سے کہتے ہوئے اس کے دوست سنی نے عالیہ کی جانب اشارہ کیا۔ راحیل کی نظریں عالیہ کے چہرے سے پھسلتی ہوئی فہد کے ہاتھ کی جانب گئی جس نے مضبوطی سے اس کا ہاتھ تھام رکھا تھا ایک کمینگی بھری مسکراہٹ سے اس نے ان دونوں کو دیکھا "یہ اس کا عاشق فہد خان چاہے جتنا بھی مجھ سے اسے بچا لے حاصل تو میں اسے کر کے رہوں گا۔"

"بات بھی کر پائے ہو یا نہیں تم اُس بارے میں اب تک اس سے اپنی so called محبت کا اظہار کیا یا نہیں؟ مجھ سے لکھ کے رکھ لو یہ چڑیاں تمہارے جال میں نہیں پھنسنے والی۔"

"چڑیاں تو پھنسنے گی ایسے پر کاٹوں گا کہ پھڑ پھڑا بھی نہیں پائے گی۔۔۔ ایک نہیں بہت سے طریقے ہیں میرے پاس اسے اپنے پنجرے میں قید کرنے کے لیے۔۔۔ راحیل یزوانی اپنے شکار کو اتنے آسانی سے نہیں چھوڑتا۔۔۔ ہاتھ لگے شکار کو جانے نہیں دیتا۔ اُسے آزاد نہیں کرتا۔۔۔ اور شکار اتنا خوبصورت ہو تو بالکل بھی نہیں۔۔۔" تم نے دیکھا ہے کبھی۔۔۔

"The thing i want to do and can't do?"

مشروب سے بھرے گلاس کے کنارے پر اس نے اپنی انگلی پھیری، گلاس اپنے چہرے کے سامنے کرتے ہوئے اپنے ہونٹوں سے لگایا گھونٹ گھونٹ اس زہریلے مشروب کو اپنے اندر اندٹایا۔ اور گلاس رکھتے ہوئے اٹھا لیکن لڑکھڑا کر پھر نیچے بیٹھ گیا، اس کی آنکھیں ڈرنک کرنے کی وجہ سے لال ہو رہی تھیں وہ اس وقت واقعی اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔

"اپنا ہنر اس پر کب آزما رہے ہو پھر۔۔ اور ہمارا حصہ بھی ہو گا یاد رکھنا بھول مت جانا۔" جاوید نے کہتے ہوئے ایک آنکھ ماری اس کی بات پر سب کے بے ہنگم قہقہے بلند ہوئے تھے۔

"ہاں۔۔ ہاں۔۔ یاروں سب یاد ہے بس صحیح وقت کا انتظار ہے۔۔" بہکے ہوئے لہجے میں راحیل نے کہا۔

بہت سی لڑکیوں کی زندگیوں سے وہ اوباش کھیل چکے تھے کتنی لڑکیاں اس کی پرسنالٹی اور پیسہ دیکھ کر اس کے دام میں آگئی تھیں۔ جو لڑکیاں پیسوں کی بھوک اور نفس کی کمزور تھی جنہیں اپنی عزت پیاری نہیں تھیں جو اپنے باپ اور بھائی کی عزت وغیرت کا جنازہ نکالنے یونیورسٹی میں آیا کرتی تھیں وہ ہی اُن کے جال میں آسکتی تھیں۔۔ کچھ لڑکیوں نے اُن کے خلاف ایکشن لینا چاہا تو کسی کو ڈرایا دھمکایا گیا، کسی کو پیسے دے کر منہ بند کروادیا گیا۔

اُسے اس وقت دیکھ کر اس طرح کے گھٹیا اور غیر مہذب طرزِ مخاطب پر کوئی بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ ایک اونچے طبقے کے گھرانے سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ ایک اوباش قسم کا نوجوان تھا جسے پیسوں کی فروانی، باپ کی پبلٹی اور دولت کے نشے نے انتہا کا مغرور اور عیاش بنا دیا تھا۔ جو حلال اور حرام میں فرق نہیں کر پاتا تھا اس وقت بھی وہ ڈرنک کرنے میں مصروف تھا۔ اُس کے والدین مسٹر یزدانی اور مسز یزدانی (سمیرہ) دونوں ہی سوشل ورکر تھے جنہیں آئے دن کی پارٹیوں سے فرصت نہیں ہوتی تھیں، اُن کی بے جا چھوٹ اور لاڈ پیار نے اُسے خود سر اور ضدی بنا دیا تھا۔ ہر وہ چیز جو اُسے پسند آجائے وہ اس کا جنون اور چیلنج بن جایا کرتی تھی۔ جسے وہ کسی بھی قیمت پر حاصل کرنا چاہتا تھا۔ پھر چاہے اسے اس کے لئے غلط راستہ ہی کیوں نہ اختیار کرنا پڑے۔

\*\*\*\*\*

خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا تھا لیکن فہد اُن سب میں شریک ہو کر بھی وہاں حاضر نہیں تھا۔ اُس کی بے چین نگاہیں بار بار اٹھ رہی تھی جو شانزل کی نگاہوں سے چھپ نہیں سکی تھیں۔

"Any problem Fahad??"

"اتنے ٹینس کیوں نظر آرہے ہو؟"

"آں۔۔۔ ہاں۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔ میں کیوں ٹینس ہو گا۔ کوئی problem نہیں۔۔۔" اس نے اپنے آپ کو نارمل ظاہر کیا تھا۔

"ہاں فہد کیا بات ہے جب ہم ہوٹل میں enter ہوئے تب بھی تم عجیب و غریب حرکتیں کر رہے تھے۔۔۔" عالیہ نے بھی اس سے پوچھا۔ سب کی نگاہیں فہد پر تھیں جب کہ وہ کن انکھیوں سے گلاس وال سے باہر دیکھ رہا تھا جہاں اُسے راحیل کی پشت دکھائی دی جواب exit سے نکل رہا تھا۔

"اچھا ذرا بتاؤ گی کیا عجیب و غریب حرکتیں کی ہیں میں نے؟" اب اس کے چہرے پر اب اطمینان ہی اطمینان تھا۔

"وہ تم نے میرا۔۔۔" کہتے کہتے وہ اچانک سے رکی اسے احساس ہوا تھا کہ وہ سب کے سامنے کیا کہنے جا رہی تھی۔

"ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ بتاؤ سب کو خاموش کیوں ہو گئی۔۔۔ کیا میں نے تمہارا؟؟۔۔۔ آگے بھی بولو؟؟" وہ شوخ نظروں سے دیکھتے ہوئے اُسے بولنے پر اکسارہا تھا۔ سب نا سمجھی سے اُن دونوں کو ہی دیکھ رہے تھے۔

"کچھ نہیں۔۔۔" عالیہ نے غصے سے اُسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا جب کہ وہ آرام سے کرسی سے ٹیک لگائے بیٹھ چکا تھا۔

"لفنگا۔۔۔ گھونچو۔۔۔ گدھا۔۔۔ پاجی۔۔۔ اُلو کا پٹھا۔۔۔" اسے تو میں دیکھ لوں گی۔ "من ہی من میں کئی القابات سے وہ اُسے نواز چکی تھی۔

"اچھا اب چلے؟؟ کافی لیٹ ہو چکا ہے۔۔ مینی آپ کو یاد ہے نا؟؟ مہمان آنے والے ہے۔۔ نانوں نے ہمیں جلدی گھر آنے کے لیے کہا تھا؟؟" زرش نے سب کو مخاطب کرتے ہوئے مینی سے سوال کیا تھا۔

مینی نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ شانزل نے غور سے انہیں دیکھا تھا جن کے چہرے پر واضح الجھن تھی۔ وہ جانتا تھا کہ آج گھر پر کون سے مہمان آنے والے تھے۔

"اوشیٹ۔۔!! میں تو بھول ہی گئی۔۔" عالیہ نے اپنی کم عقلی پر ماتم کیا۔ "چلیے جلدی ورنہ نانی نے تو کچنر بنا دینا ہے ہمارا اگر مہمان سے پہلے ہم لوگ گھر نہیں پہنچے تو۔۔"

"یہ کون سے مہمان آرہے ہیں ہمارے گھر؟" فہد نے نا سمجھی سے انہیں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"افففففوہ!!! تمہاری سمجھ کی بات نہیں۔۔ تم نہیں سمجھو گے۔۔" عالیہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں جیسے ساری عقل تو تمہارے پاس ہے نا۔۔ اللہ نے تمہیں دے دیں۔۔"

"اس بات میں کوئی شک؟؟؟" اب اس کا انداز چیلنجنگ تھا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"عالی!!!! تم پھر شروع ہو گئی؟؟ چلو جلدی۔۔" زرش نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔

"ایک تو سب کو میں ہی نظر آتی ہوں، اسے کوئی کچھ نہیں بولتا۔" بڑبڑاتے ہوئے وہ اٹھ کر باہر چلی گئی۔ باقی سب بھی اٹھ کر اسی کے پیچھے آئے تھے۔

\*\*\*\*\*

مینی اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی صبح والے واقع کو اپنے ذہن میں دہرا رہی تھی۔ پتہ نہیں انہیں کیوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی تو تھا وہاں جس کی نظریں ان پر مرکوز تھیں۔ لیکن اپنے ذہن پر زور ڈالنے پر بھی انہیں یاد نہیں آ رہا تھا کہ

آخر کون تھا، کسی کو دیکھ کر تو یہ لگا ہی نہیں تھا کہ وہ ان کی جانب مبذول تھا، آرٹ گیلری میں ہر کوئی پینٹنگز دیکھنے میں مصروف تھا۔ زرش کو تو وہ سمجھا چکی تھیں لیکن اپنے آپ کو تسلی نہیں دے پارہی تھیں۔

"نینی بیٹا آگئی تم؟؟" وہ اپنی ہی سوچوں میں غلطاں تھی جب ممتاز بیگم کمرے میں داخل ہوئیں اور اُن کی سوچ کا تسلسل ٹوٹا۔

"ارے!! امی آپ؟؟ مجھے بلا لیا ہوتا؟ ذرا دھیان نہیں رکھتی آپ اپنی طبیعت کا۔ ڈاکٹر نے منع بھی کیا ہے آپ کو زیادہ چلنے سے۔۔ لیکن نہیں آپ کو تو وہ ہی کرنی ہے جو آپ کا من چاہے۔۔ میری سنے تب ناں؟" نینی نے اُنہیں خفگی سے دیکھتے ہوئے پیار بھرے لہجے میں ڈپٹا۔

"بس۔۔ بس۔۔ تم لوگ مجھے ایک جگہ بیٹھا کر یہ محسوس کروانے لگا دیتے ہو کہ میں بیمار اور بوڑھی ہو چکی ہوں؟ تھوڑی چہل قدمی بھی کے لینے دیا کرو مجھے۔"

"اللہ نہ کرے امی آپ بیمار ہو اور میں دعا کرتی ہوں میری عمر بھی آپ کو لگ جائے۔" نینی کے لہجے میں اپنی ماں کے لیے محبت ہی محبت تھی۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"اب زیادہ بوڑھی بڑی بننے کی کوشش نہ کرو۔ مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی تھی۔"

"اچھا ٹھیک ہے آئیے بیٹھے۔۔" نینی نے اُن کا ہاتھ تھام کر بیڈ پر بٹھایا۔

"امی ایسی کیا بات ہے جو آپ خود یہاں چل کر آئیں ہیں؟" نینی نے اُن کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لے کر پوچھا جن کے چہرے پر اس وقت فکر مندی کے آثار نمایاں تھے۔

"ہاں نینی بیٹا بات ہی کچھ ایسی ہے جس کے لیے مجھے آنا پڑا۔" اُنہوں نے نینی کے ہاتھوں کو نرمی سے دبایا اور اپنی بات کا آغاز کیا۔ "نینی تم رقیہ کو جانتی ہو بہت اچھی اور ملنسار عورت ہے وہ آج آرہی ہے اپنے بیٹے وقاص کے ساتھ تمہیں مانگنے کے لیے۔ وقاص ایک اچھا سلجھا ہوا لڑکا ہے دیکھا بھالا ہے اور تم تو جانتی بھی ہو اُسے، تمہاری رائے لینا بھی

ضروری ہے۔ تمہارے بابا نے بھی مجھے کہا ہے کہ پہلے تم سے پوچھ لوں۔ بیٹا تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ناں؟ "آخر میں انہوں نے نبی سے سوال پوچھا۔

"نہیں امی مجھے کیوں اعتراض ہو گا۔ آپ لوگ میرے بزرگ ہیں۔ مجھ پر آپ لوگوں کا حق ہے۔۔ جو آپ کو بہتر لگے۔۔ آپ لوگ جو بھی فیصلہ کرے گئیں میری بہتری کے لیے ہی ہو گا اور وہ مجھے منظور ہو گا۔" نبی نے فرمانبردار لڑکیوں کی طرح ہاں کا عندیہ دیا تھا۔

"ہمیشہ خوش رہو میری بچی۔ اللہ تمہارے نصیب اچھے کریں۔" انہوں نے نبی کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے دعائیں دی تھیں۔

\*\*\*\*\*

شام میں چائے کے وقت رقیہ بیگم اور ابراہیم صاحب اپنے بیٹے وقاص کے ہمراہ آئے تھے۔ وہ اس وقت سنگل صوفے پر بیٹھا سب کی توجہ کا مرکز تھا۔ وقاص ایک سلجھا ہوا، سادہ مزاج، ویل اسٹیبلشمنٹ پر وقار انسان تھا، تمکینیت اور وقار اس کی شخصیت سے جھلکتا تھا، وہ مرعوب کرنے والی پرسنالٹی کا حامل تھا۔

خوشگوار ماحول میں چائے کا دور چلا تھا سب کے چہرے خوشیوں سے دمک رہے تھیں۔ سب ہی گھر کے بڑے مرد حضرات اس سے اپنی پڑھائی اور بزنس سے متعلق بات چیت کر رہے تھے جن کا جواب وہ نہایت ہی شائستگی سے دے رہا تھا۔ اس کی گفتگو میں ایک ٹھہراؤ تھا، اس کے بات کرنے کا انداز ایک دم پر سکون تھا جس سے شانزل کو سب سے زیادہ تسلی ہوئی تھی کیوں کہ وہ نبی سے بہت اٹیچڈ تھا اور وہ قطعی برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ نبی کو ذرا بھی کوئی تکلیف پہنچائے وہ ان کے لیے ایک ایسا بندہ چاہتا تھا جو ان کو ہمیشہ خوش رکھے۔

"ممتاز آپا اب ہم نینا کو اپنی بیٹی سمجھے؟" رقیہ بیگم نے نبی کے سے پر بوسہ دیتے ہوئے ممتاز بیگم سے اقرار مانگا تھا جو صوفے پر رقیہ بیگم کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔

"ہاں۔۔ کیوں نہیں اب تم اسے اپنی ہی بیٹی سمجھو۔" ممتاز بیگم نے اپنی سب سے چھوٹی لاڈلی بیٹی کو بھگی آنکھوں سے دیکھا جو ان کی جگر گوشہ تھی۔

"اگر آپ لوگوں کو اعتراض نہ ہو تو ہم لوگ ابھی رسم کے طور پر نینی بیٹی کو آنکھوٹی پہنانا چاہتے ہیں۔" انہوں نے ہچکچاتے ہوئے ہال کمرے میں موجود افراد پر نگاہ ڈالتے ہوئے اپنا مدعا بیان کیا۔

ممتاز بیگم نے بے اختیار نظریں اٹھا کر خان صاحب کی طرف دیکھا جیسے کہہ رہی ہو آپ کا کیا فیصلہ ہے؟

"ہاں بہن آپ رسم شروع کیجیے ہماری طرف سے اجازت ہے۔" خان صاحب نے نرم سے تاثرات کے ساتھ ممتاز بیگم کو اشارہ کرتے ہوئے رقیہ بیگم کو اجازت دی تھی۔

\*\*\*\*\*

"ہائے ہائے!! یا اس وقت ہم نینی کے قریب نہیں اگر ہال میں چلے گئے تو نانا جان خفا ہونگے۔" عالیہ نے افسوس سے دیکھتے ہوئے ان تینوں کو کہا جو پردے سے باہر اپنا سر نکالے دیکھنے کی کوشش کر رہی تھیں۔

"ہیلو جاسوس ٹیم کیا کر رہی ہو یہاں۔۔" داجان کو بتاؤں آپ سب کی حرکتیں۔۔" ارحان نے پیچھے سے آتے ہوئے اینٹری ماری تھی۔

"اوئے!! جعلی رپورٹر نکلو یہاں سے۔۔ یہاں سے وہاں چنغلیاں لگاتے پھرتے ہو۔۔" اگر ایک لفظ بھی کہنا نانا جان سے تو دیکھ لینا۔" عالیہ نے اسے دھمکایا تھا۔

"یعنی آپ سر شام میری بے عزتی کر رہی ہیں؟"

"سر شام نہیں سرے عام ہوتا ہے۔۔ درست کر لیں ارحان بھائی۔" حبیہ نے کہا۔



"یہ (the reporter A.K (Arhaan Khan) کی dictionary ہے پڑھا کو چشمٹاؤ۔ اور شام کا وقت ہے اسی لیے سر شام۔" اس نے حبه کے چشمے کو نشانہ بنایا تھا جو وہ صرف پڑھائی کے وقت پہنا کرتی تھی جس پر وہ بل کھا کر رہ گئی۔

"سر شام کیا، سردن، سر رات بھی بے عزتی کرے نہ کم ہے تمھاری۔۔" مدیحہ کب پیچھے رہنے والی تھی۔

"چپ کرو foreigner billi۔۔" مدیحہ کی سبز رنگ آنکھوں اور سنہری بالوں کی وجہ سے وہ اُسے اس نام سے چڑاتا تھا۔ وہ ار حان ہی کیا جو کسی کو نہ چڑائے، کسی کا نام نہ بگاڑے۔

"اور تم بنادم والے بندر۔"

"سمجھالیں زرش آپ اس بلی کو۔۔" وہ جارحانہ تیور لیے اس کی جانب بڑھا تھا۔

"چپ کر جاؤ تم سب کیا بلیوں اور بندر کی طرح جھگڑ رہے ہو۔ ذرا خیال نہیں مہمان آئے ہوئے ہیں۔ کیا لوگ خاموش ہونے کا؟" زرش جواب تک پردے سے سر نکالے باہر دیکھنے میں مگن تھی پلٹ کر ان سب کو لتاڑا تھا۔

BEING THE STRING OF YOUR

"ایک عدد پارٹی۔۔" مدیحہ کی طرف سے جھٹ جواب آیا تھا۔

"پارٹی کس خوشی میں؟"

"پارٹی تو ملے گی وہ بھی ہمارے ہونے والے خالو جان کی طرف سے۔۔" عالیہ نے آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہا۔

"خالو؟؟؟ آپ ہوش میں تو ہیں؟؟ اتنے ینگ اور بینڈ سم بندے کو آپ خالو کہہ کر بلائے گی؟؟ واللہ کچھ تو خوف خدا کیجیے عالیہ آپ۔" ار حان تو صدمے سے مرنے کو تیار تھا۔

"نو ٹنکی۔۔ ڈرامے باز کہیں کے۔۔ عالیہ نے اسے ایک ہتھکڑا جڑا تھا۔ میں نے کب کہا میں خالو کہوں گی میں نے تو بس اُن سے اپنا رشتہ بتایا ہے۔"



"چلو اب چلتے بنو یہاں سے۔۔ ورنہ بتادوں گی بڑی ممانی کو کہ تم اپنے روم میں پڑھائی کرنے کے نام پر PUBG کھیلتے ہو۔"

"جار ہا ہوں چغل خور عورت۔۔۔" عالیہ کو وہ کچھ کہہ بنا ہی چلا جائے یہ تو ناممکن ہی تھا۔

"ہا۔۔۔ہ۔۔۔ہ؟ کیا کہا تم نے مجھے۔۔۔ عالیہ کا حیرت اور غصے کے مارے منہ کھل گیا تھا۔۔۔ رکوا بھی بتاتی ہوں تمہیں۔۔۔" وہ اپنی جوتی اتارنے کے لیے جھکی تھی اس سے پہلے ہی ارحان بھاگ چکا تھا۔  
اب پھر سے وہ چاروں اپنے پہلے والے کام میں مصروف ہو چکی تھیں۔

رقیہ بیگم نے اپنے پرس سے ڈبیہ نکالی اور نازک سی ڈائمنڈ رنگ نینی کی مخروطی انگلی میں پہنا دی تھیں۔ نینی اپنی جگہ شرمائی لجائی سی بیٹھی ہوئی تھی۔ جن کے چہرے پر اس وقت قوس قزح کے رنگ بکھرے ہوئے تھے۔  
عطیہ بیگم نے مٹھائی سے سب کا منہ میٹھا کر دیا سب کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے تھیں۔

\*\*\*\*\*

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"ہائے۔۔۔؟ نینی اتنا روپ آگیا ہے آپ کے چہرے پر صرف انگھوٹی پہننے کے بعد۔۔۔ میں تو ابھی سے تصور کر رہی ہوں شادی کے بعد تو آپ حسن کا پیکر لگے گئیں اور آپ کے ہونے والے وہ تو دل ہار بیٹھیں گے۔" عالیہ دھڑام سے نینی کے کمرے کا دروازہ کھول کر آندھی طوفان کی طرح اندر داخل ہوئی تھی۔

جیسے ہی مہمان گئے اُن چاروں نے نینی کے کمرے میں دھاواں بول دیا تھا۔

نینی جو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی اپنی ہاتھ میں پہنی انگھوٹی کو دیکھ رہی تھی ہڑبڑا کر اُنہیں دیکھا۔

"کیا ہے یہ سب لڑکیوں۔۔۔ کوئی ایسے آتا ہے ڈرا ہی دیا مجھے knock ہی کر لیا ہو تا دروازہ۔"

"نہنی ابھی مشکل سے پندرہ منٹ نہیں گزرے اور آپ ابھی سے بیگانوں کی طرح پیش آرہی ہیں، اب تو بھول ہی جائے گی آپ ہمیں"۔ مدیحہ نے خفگی سے انہیں دیکھا۔

"نہیں میری گڑیا میں تم لوگوں کو کیسے بھول سکتی ہوں۔۔ میری جان ہو تم سب تو۔" انہوں نے پیار بھری نظروں سے اُن چاروں کو دیکھا تھا۔

"نہنی ہم چاروں کے پرہوتے ناں اُس وقت اڑ کے آپ کے پاس آجاتی لیکن دا جان کی وجہ سے چپ کر کے بیٹھ گئیں اور وہ آپ کی ہونے والی ساس تو ایسے چپک کر بیٹھی تھی آپ کے ساتھ جیسے ابھی آپ کو ڈولی میں بٹھا کر لے جانے کا ارادہ ہو۔" حبہ کی بات پر نہنی مسکرا دی تھی۔

"اچھا نہنی بتائیے ناں وقاص بھائی کے نام کی انگھوٹی پہن کر کیسا لگ رہا ہے؟؟" زرش نے شوخی سے انہیں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہنی نے شرمناک نگاہیں جھکا لیں۔۔ بس کیا بتاؤں اُن ہی احساسات سے دوچار ہو رہی ہوں جن سے شاید ہر لڑکی ہوتی ہے۔ خوف و گھبراہٹ طاری ہو رہی ہے۔" اُن کا چہرہ شرم کے مارے سرخ ہو رہا تھا۔

وہ سب ایک دوسرے سے اپنے حالات، احساسات ایسے ہی ڈسکس کیا کرتی تھیں۔۔ کچھ نہیں چھپاتی تھیں۔ جس میں main کردار نہنی کا ہوا کرتا تھا۔

"نہنی ہم سب آپ کے بغیر کیسے رہے گیں۔" زرش نے انہیں اپنے گلے سے لگا لیا تھا۔

"ارے پگلی۔۔ یہ کیسا سوال ہے بس میرے بعد بھی ایسے ہی رہنا۔ اپنی ان چھوٹی بہنوں کو سنبھالنا۔۔ اسی طرح مضبوط رہنا۔ ان کی ہر قدم پر رہنمائی کرنا۔"

نہنی نے عالیہ، مدیحہ اور حبہ کو بھی اشارے سے اپنے پاس بلا کر اپنے میں بھیج لیا۔

"اچھا اب زیادہ سینی مت ہو آپ سب، آج میرا موڈ باہر لان میں بیٹھنے کا ہے چلیے بیٹھتے ہیں تھوڑی دیر کے لیے، مٹر گشت کرتے ہیں۔" عالیہ نے ماحول کو ہلکا پھلکا کرنا چاہا تھا۔

سب کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر گئی تھی۔

اشام کے وقت نانو کو کسی کالان میں بیٹھنا پسند نہیں تم جانتی ہوناں۔" زرش نے اسے یاد دلایا۔

"کوئی نہیں یا نانو اس وقت اپنے کمرے میں ہیں اگر کچھ ہوا تو میں ہوں ناں فکر نوٹ یا را۔۔ چلو آ جاؤ فٹاٹ تب تک میں رشیدہ کو کچھ کھانے کا انتظام کرنے کے لیے کہتی ہوں۔"

\*\*\*\*\*

"آج مبدولت بقول تم سب کے میں یعنی ملکہ عالیہ اپنی ماتحتوں یعنی کنیزوں کے ساتھ اس خوبصورت و سہانی ڈھلتی شام میں فریخ فرارز بچ کیچپ نوش فرمائیں گے۔" عالیہ نے بڑے ہی مغلیہ شاہانہ انداز میں اعلان کیا تو ماتحتوں اور کنیزوں کے تازہ ترین نئے خطاب پر تینوں لڑکیوں نے اُسے تپتی ہوئی نظروں سے دیکھا کیا بلکہ گھورا تھا۔ جب کہ نبی نے مسکراتے ہوئے اُسے دیکھا تھا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"کیا کہا تم نے ہمیں کنیزیں؟؟؟ خود کو ملکہ عالیہ کا خطاب ملا ہوا ہے تو اپنے آپ کو سچ کی ملکہ نہ سمجھو۔۔ خوش فہم لڑکی۔۔" زرش نے دانت کچکچاتے ہوئے اُسے کہا۔

"خوش فہم نہیں ہوں میں۔۔ اب تم سب ہی مجھے ملکہ عالیہ بولتے ہو تو سوچا آج اس انداز سے میں بھی اپنے آپ کو کہہ لوں۔۔" ٹانگ پر ٹانگ رکھتے ہوئے اس نے اپنے فرضی کالر اٹھائے تھے۔

"جسے کھانا ہو تو کھائے ورنہ، نہ کھائے مزے سے کہتے ہوئے اس نے فریخ فرارز کیچپ میں بھگو کر چڑکارا لیتے ہوئے اپنے منہ میں ڈالا۔" جو اُسے رشیدہ نے سرو کر کے دیے تھے۔

"ارے واہ ایسے کیسے نہ کھائے۔۔" حبہ نے بھی اپنے حصے کی پلیٹ اٹھائی جو لان کی گھاس پر اپنی کتابیں پھیلائیں بیٹھی تھی۔

"اچھا یار تم سب کو فہد کا ایک سیکریٹ بتاؤں؟ اس نے کل ہی بتایا ہے مجھے۔"

"فہد بھائی کا سیکریٹ؟؟ اور انہوں نے آپ کو بتا دیا؟؟" ناممکن!!!! مدیحہ کو اسکی بات پر ذرا بھی یقین نہ آیا۔

"کیوں مجھے کیوں نہیں بتائے گا؟"

"کیوں کہ آپ کو جہان سکندر پسند تو ہے لیکن آپ کو اس کی طرح راز رکھنے نہیں آتے۔" مدیحہ نے شرارت سے اُسے دیکھا تھا۔

"بس بس زیادہ باتیں نہ بناؤ، ہاں مجھے بتایا ہے اس نے اور یہ نالٹری کی کا چکر ہے۔" اس نے مدیحہ کو خاموش کرواتے ہوئے ایک نیا شوشہ چھوڑا۔

"کیا؟؟؟؟ لڑکی کا چکر؟؟ مدیحہ اور حبہ ایک آواز ہو کر بولی۔۔ جبکہ نینی اور زرش جانتی تھیں وہ صرف اُسے بیوقوف بناتا ہے۔

"ہاں ناں سچ میں لڑکی کا چکر ہے۔"

"عالیہ آپی، فہد بھائی آپ کو بیوقوف بنا گئے ہیں بس اور کچھ نہیں۔۔ اگر ایسا کچھ ہوتا ناں تو وہ امی کو ضرور بتاتے۔" حبہ نے اپنے بھائی کی سائنڈلی تھی۔

"ہاں اپنے عشق و عاشقی کے کارنامے تمہاری امی کو بتانا ناں جیسے بہت ہی نیک کام کیا ہو۔"

"اچھا تو آپ کیوں اتنا جیلس فیل کر رہی ہیں؟"

"جیلس۔۔ اور میں؟؟ مائے فٹ۔۔ یہ تم دونوں بہن بھائی کچھ زیادہ ہی اسمارٹ نہیں بنتے ہو؟؟"

"الحمد للہ۔۔۔ اسمارٹ ہے already تو بننے کی کیا ضرورت ہے۔" حبه نے اپنے ناک پر ٹکی ہوئی گلاسز کو ٹھیک کیا۔

"ہاں نہہہ بڑے آئے اسمارٹ۔۔۔ حبه دیکھو یار میں بتا رہی ہوں تمہیں بعد میں یہ نہ کہنا کہ جان کر بھی نہیں بتایا۔ یقین کر لو اس نے خود بتایا ہے مجھے اور میں نے اپنے ان نیکو کار کانوں سے سنا ہے۔"

"اپنے آپ کو تو گنہگار کبھی ثابت نہ کرنا تم۔" زرش نے پھر بیچ میں اسے ٹوکا۔

عالیہ نے زرش کو نظر انداز کیا اور اپنی بات آگے جاری رکھی۔

"تم پوچھ لینا خود اپنے بھائی سے فہد ایک cornetto کی بات کر رہا تھا پورے پانچ فٹ پانچ انچ کی اب تم ہی بتاؤ کیا کوئی cornetto اتنی بڑی ہوتی ہے؟ اور وہ اُسی کی یونیو۔۔۔"

"تم۔۔۔ تمہارے پیٹ میں کوئی بات نکلتی نہیں ہے۔ مطلب کے کچھ ہضم ہی نہیں ہوتا تمہیں اُگلے بغیر۔۔۔" وہ جو آگے اور بھی بہت کچھ کہنے جا رہی تھی پیچھے سے آتی فہد کی آواز پر گڑبڑا کر ایک جھٹکے سے اُٹھ بیٹھی پھر تو اُسے اپنے فریج فراز بھی بھول گئے تھے۔

"ت۔۔۔ ت۔۔۔ تمہم؟؟؟ فادی۔۔۔ آؤ بیٹھو ناں؟" اُسے سامنے دیکھ کر وہ گڑبڑا گئی تھی۔

"ہاں میں۔۔۔ اور یہاں بیٹھنے نہیں آیا ہوں۔۔۔ منع کیا تھا ناں میں نے تمہیں کسی سے کچھ بھی کہنے سے؟ ایک رات کیا گزری تم نے ڈھنڈھو را بھی پیٹ دیا؟"

"فہد رات گئی بات گئی اور ویسے بھی میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ کسی سے نہیں کہوں گی بلکہ میں یاد دلا دوں تمہیں، میں نے وعدہ کیا تھا کہ اُسے منانے میں تمہاری مدد کروں گی۔"..."اب گھر کی لڑکیوں کو تو بتانا ضروری ہے ناں تاکہ ہم سب مل کر تمہاری مدد کر سکے۔" کمال ڈھٹائی سے کہتی ہوئی وہ پھر اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔

"آخر کو ہونا اُن ہی عورتوں کی کیٹیگری سے جنہیں یہاں کی بات وہاں کرے بنا چین نہیں آتا۔" کہہ کر وہ دندنا تا ہوا اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔

عالیہ کو جب بات کی سمجھ آئی تو اس کے پیچھے لپکی۔ گاڑی تک پہنچی ہی تھی کہ وہ زن سے بھگالے گیا۔

مٹھیاں بھینچے ہوئے وہ اپنی جگہ پر آئی تو دیکھا اُس کی پلیٹ غائب تھی۔

"میرے خدا۔۔ میری پلیٹ کہاں گئی۔۔؟؟" عالیہ کو اپنی پلیٹ نہ دیکھ کر حیرت کا زور دار دھچکا لگا تھا۔ متلاشی نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھا تو پلیٹ زرش کے ہاتھوں میں نظر آئی۔

"بُھکڑ۔۔ واپس کرو میری پلیٹ۔"

"تم دو پلیٹ چٹ کر گئی اور مجھے بُھکڑ کہہ رہی ہو۔ جبکہ میں نے ایک بھی نہیں کھائی۔"

"ہاں تو منع نہیں کیا تھا میں نے۔۔؟؟ اچھی خاصی آفر بھی کی تھی۔"

"میں تو نہیں دینے والی۔۔ یہ تو اب میرے ہوئے۔۔ جاؤ جو کرنا ہے کر لو۔"

"دیکھو میں کہہ رہی ہوں واپس کر دو۔۔ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"

"تم سے برا کوئی ہے بھی نہیں۔۔" زرش نے منہ میں فریج فرائز منہ میں رکھتے ہوئے اسے چڑایا تھا۔

"اللہ کریں تمہیں یہ ہضم ہی نہ ہو۔۔ تمہارا معدہ خراب ہو جائے۔۔" وہ باقاعدہ بد دعاؤں پر اتر آئی تھی۔

"دیکھو آخری بار کہہ رہی ہوں شرافت سے مجھے میری پلیٹ واپس کر دو۔۔" عالیہ خطرناک ارادوں سے زرش کی جانب بڑھی، جو اس کے عزائم بھانپ کر پلیٹ مضبوطی سے تھام کر لان کے پچھلے حصے کی جانب بھاگی عالیہ نے اس کا تعاقب کیا۔ عجلت میں دوڑتے ہوئے دونوں کو ہی احساس نہیں ہوا کہ وہ کس جگہ آگئیں ہیں۔

خان حویلی کے ایک حصے میں سرونٹ کو اڑتھا جس میں میل سرونٹ رہا کرتے تھے۔ گھر کی کسی بھی عورت ذات کو یہاں آنا منع تھا۔ یہ وہ سرونٹ تھے جو سودا سلف لانے کا کام کیا کرتے تھے جنہیں حویلی کے رہائش پذیر پورشن میں اُسی وقت آنے کی اجازت تھی جب گھر کے مرد حضرات گھر میں موجود ہو۔

"زرش رک جاؤ۔۔ میں کہہ رہی ہوں رک جاؤ۔۔" عالیہ ہانپتے کانپتے اس کے پیچھے دوڑ رہی تھی۔

"نہیں رکوں گی۔۔" زرش نے چہرہ موڑ کر اُسے ہانک لگائی اور جیسے ہی اس نے ٹرن لیا وہائٹ ٹی شرٹ پہنے فریش سے موڈ میں موبائل فون کان سے لگائے آتے ہوئے شانزل سے بری طرح ٹکرائی۔

زرش اپنا سر تھامے ہوئے بند آنکھیں کیے کھڑی تھی اس کو تو اپنی بند آنکھوں میں ہی سامنے تارے ناچتے ہوئے نظر آگئے۔۔ اُسے ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی فولادی چیز سے سر ٹکرا گیا ہو۔

"زری۔۔ آنکھیں کھولو۔۔ سامنے دیکھو" ہٹلر کے سپوت "عالیہ نے قریب آ کر اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔

"ک۔۔ کیا۔۔؟؟" زرش سے تو خوف کے مارے بولا ہی نہیں جا رہا تھا۔

"ہاں۔۔ شانزل بھائی۔۔" اس نے پہلے اسے کہا پھر زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر لائے شانزل کو دیکھا۔

"کیا مصیبت ہے؟؟ چین نہیں تم لوگوں کو ذرا بھی؟"۔۔ جھنجھلاتے ہوئے اس نے اپنی ٹی شرٹ پھر اُن دونوں کو ناگواری کے تاثرات لیے دیکھا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"زرش اپنی جگہ پر اچھلی۔۔ شانزل کے غصیلے چہرے سے ہوتے ہوئے زرش کی نظریں اس کی ٹی شرٹ پر گئیں جہاں کیچپ کے داغ اچھا خاصا بھارت کا نقشہ کھینچ چکے تھے۔"

"وہ۔۔ وہ۔۔ یہ۔۔ عالیہ۔۔" اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو عالیہ ایسے غائب تھی جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔

زرش کی روح فنا ہونے کو تھی وہ جانتی تھی شانزل کتنا نفاست پسند ہے، وہ اپنی ڈریسنگ کو لے کر بہت پزیرا تھا، ملازموں کو اس کے کپڑوں کو بھی ہاتھ لگانے کی اجازت نہیں تھی۔ دھونے سے لے کر پریس کرنے تک کی ذمہ داری شانزل کی امی عطیہ بیگم کی تھی۔



"یہاں کیا کر رہی ہو تم۔۔ جانتی ہوں یہاں آنے سے منع کیا گیا ہے۔ اگر داجان کو پتہ چلا تو کیا ہو گا تمہارا۔" وہ کڑے تیور لیے اس سے تفتیش کر رہا تھا۔

"وہ۔۔ وہ۔۔" اُسے سمجھ ہی نہیں آرہی تھی کیا جواب دے۔

"کیا وہ۔۔ وہ۔۔ لگا رکھا ہے؟؟ اور یہ دوپٹہ سر پر لو صحیح طریقے سے۔" اس نے اس کی توجہ دوپٹے کی جانب مبذول کروائی جو لہرا کر لان کی صفائی کر رہا تھا۔

"ہاں۔۔ وہ دوڑ رہی تھی تو خیال ہی نہیں رہا۔" اس نے دوپٹہ اپنے سر پر لیتے ہوئے کہا۔

وہ جانتا تھا وہ کبھی بھی اپنا دوپٹہ اپنے سر سے ڈھلکنے نہیں دیتی تھی، سلیقے سے اوڑھے رکھتی تھی اور اس کی یہ عادت اُسے پسند بھی بہت تھی۔ اس وقت اس کی ہر نی سی خوفزدہ صورت دیکھ کر وہ اُسے اور ڈانٹنے کا ارادہ ملتوی کر چکا تھا۔  
زرش اب پھر اپنے ہونٹ کا ایک سرادانتوں میں دباتے ہوئے وہاں سے جانے کے پر تول رہی تھی۔ شانزل کی نظریں ایک پل کو ٹھہر سی گئیں تھیں۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

تیری سادگی کا حسن بھی لا جواب ہے

تیری بے خودی بھی سب سے نایاب ہے

میری نظروں میں تیرے لیے احترام ہے

تیری باتیں، تیرا کردار بے مثال ہے

"یہ دیکھو۔۔ ساری ٹی شرٹ خراب کر دی میری۔" اب اس کا دھیان پھر اپنی ٹی شرٹ پر آ گیا تھا۔

"سو۔۔ سوری لائیے میں صاف کر دوں۔" اُس نے اپنے دوپٹے کا پلو تھام کر صاف کرنا چاہا۔



"ارے رہنے دو دوپٹہ خراب ہو جائے گا تمہارا، میں چینج کر لیتا ہوں۔۔ اور ہاں آئندہ سے خیال رکھنا یہاں مت آنے۔۔ چلو۔۔" نرمی سے کہتا ہوا وہ آگے بڑھ گیا تھا۔۔ وہ بھی اثبات میں گردن ہلا کر سکھ کا سانس لیتی اپنے پورشن کی جانب بڑھ گئی۔

\*\*\*\*\*

"اففف!! مدیحہ حبہ جلدی اٹھو۔۔ وہ۔۔ وہ۔۔" عالیہ ہانپتے کانپتے پھر واپس آئی تھی۔

"ہوا کیا ہے عالیہ؟؟" نینی نے اُسے اتنا ہانپتے دیکھا تو پوچھا۔

"وہ وہاں۔۔ ہٹلر کے سپوت۔۔"

"عالیہ۔۔۔" نینی نے اسے تنبیہ کی تھی۔

"سوری۔۔ م۔۔ میرا مطلب ہے شانزل بھائی وہاں ہے اور زرش کا اُن سے ٹکراؤ ہو گیا ہے۔۔ اب تو اللہ ہی رحم کرے اس بچاری پر۔۔ اس سے پہلے کہ وہ یہاں آئیں اٹھو لڑکیوں اور بھاگو۔"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

اس کی بات ختم ہی ہوئی تھی کہ حبہ نے جلدی اپنی کتابیں سمیٹی اور تینوں گرتی پڑتی وہاں سے بھاگی تھی۔

\*\*\*\*\*

شانزل جو ابھی چینج کر کے آیا تھا نینی کو اکیلے لان میں بیٹھے دیکھ کر اُن کے قریب آیا جو ایک بار پھر انگلی میں موجود انگھوٹی کو گھماتے ہوئے اپنی سوچوں میں غرق ہو چکی تھی۔

"کیا سوچ رہی ہیں نینی آپ؟؟" بھاری آواز پر سر اٹھا کر چونک کر انہوں نے شانزل کو دیکھا۔

"بس ویسے ہی کچھ نہیں۔"

"نینی میں نے محسوس کیا ہے آپ کسی الجھن کا شکار ہے۔۔ مجھے نہیں بتائیں گیں؟" وہ وہی دوزانوں ہو کر اُن کے پاس بیٹھ چکا تھا۔

"میں سوچ رہی ہوں۔۔ لمحوں میں وہ ہو جاتا ہے جس کہ گمان بھی ہمارے ذہن میں نہیں ہوتا۔ یہ بچپن کیسے گزرتا ہے پتہ بھی نہیں چلتا، پھر لڑکپن سے جوانی کا سفر، ایک پل میں لڑکی کے رشتے بدل جاتے ہیں، پہلے اپنے ماں باپ پھر، شوہر کی عزت بن جاتی ہے، ایک انجانے شخص کے ساتھ اپنی زندگی کا سفر طے کرنے کا فیصلہ کرتی ہے، جس کے رویے کا بھی اُسے علم نہیں ہوتا، اپنی زندگی اس کے نام کر دیتی ہے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔ ایک لڑکی کے لئے کتنا مشکل ہوتا ہے نا اس شخص کے عادت و اطوار کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنا۔"

"نینی آپ پریشان نہ ہو میں پرستلی جانتا ہوں وقاص کو وہ بہت اچھے انسان ہیں، عورت کی بہت عزت و احترام کرتے ہیں، آپ اُن کے ساتھ خوش رہے گیں۔" Safar-e-ADAB  
چند ثانیے اس ان کے چہرے پر کچھ کھوجنا چاہا تھا۔  
"آپ کو اب تو کوئی اعتراض نہیں نا؟"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"نہیں شان مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے مجھے پتہ ہے میرے بڑے میرے لیے جو فیصلہ کریں گے وہ درست ہو گا۔ بس میں تھوڑا زورس ہو گئی تھی۔ دنیا کی ریت بھی کیسی ہے نا ایک پل میں بیٹی کو پرایا کر دیتے ہیں۔"

"یہ ریت تو صدیوں سے چلی آرہی ہے اور آگے بھی چلتی رہے گی۔ بیٹیاں پر رائی نہیں ہوتی، ایک فرض ہوتا ہے جو ماں باپ ادا کرتے ہیں لیکن وہ اپنے آپ سے جدا کر کے بھی اس سے محبت کرتے ہیں بالکل خاموش محبت اگر بیٹے جگر کا گوشت ہوتے ہیں تو بیٹیاں بھی تودل کی دھڑکن ہوتی ہیں۔" شانزل نے ناصحانہ انداز میں انہیں سمجھایا تھا۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہا شان میں تم لوگوں کے بغیر کیسے رہ پاؤں گی۔"

"آپ پریشان نہ ہو۔ ہم سب ہیں ناں آپ کے ساتھ، آپ دور ہو کر بھی ہمارے پاس رہو گیں اور سب سے بڑھ کر آپ کا شان ہے آپ کے ساتھ۔" اس نے ان کے دونوں ہاتھ تھام کر چومے تھے۔

"آپ خوش ہے ناں مینی؟"

"ہاں میں خوش ہوں میرا شان جو میرے ساتھ ہے۔ thank you شان میری اُلجھن کو سلجھانے کے لیے۔" اُنہوں نے محبت پاش نگاہوں سے اُسے دیکھا تھا۔

"Thanks to you too"

"میری ایسی تربیت کرنے کے لیے۔"

"چلو اب واپس کرو مجھے میرا thanks۔" اُنہوں نے اسے شرارت سے دیکھا۔

"مطلب آپ سدھریں گیں نہیں۔"

"بالکل بھی نہیں۔" مسکراہٹ اُن کے لبوں پر رقصاں تھی۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"آپ کا thanks لیا ہی کب تھا جو واپس

لوٹاؤں۔" شانزل نے بھی شرارت سے دیکھتے ہوئے کہا اور دونوں ایک ساتھ ہنس دیے۔

دور کھڑی قسمت بھی اُن پر ہنس دی تھی۔

\*\*\*\*\*

ایک رشتہ۔۔۔۔

بے نام سا۔۔۔۔

نہ حاصل۔۔۔۔

نہ جدا۔۔۔۔۔

نہ کھویا۔۔۔

نہ ملا۔۔۔۔

پھر بھی۔۔۔

قریب سا۔۔۔

محبت سا۔۔۔

ضرورت سا۔۔

جانے کیا ہے اور کیسا۔۔۔

شاید۔۔۔

رشتہ ہے۔۔۔

رات کا پہرہ تھا اور نیند اسکی آنکھوں سے کہیں کو سوں دور تھی۔ وہ اب بھی اس کے سحر میں ڈوبا ہوا تھا۔ اس نے اپنی  
ڈاڑی کھولی اور اس میں اشعار قلم بند کرنے لگا۔  
BEING THE STRING OF YOUR KITE

گروہ قلم مل جائے مجھے

تو تقدیر و قسمت میں لکھے تجھے

بھر بھر کے قسمت کی لکیروں کو بدلوں

اپنی ہتھیلی میں بھی لکھوں تجھے

لکیروں کو ہاتھ کی کچھ اس طرح موڑوں

ہر لکیر میں اپنا بناؤں تجھے

ہر لکیر کو واضح کروں

کچھ اس طرح بساؤں تجھے

کچھ محبت ہو کچھ تکرار ہو  
سبھی طرح بھروں تجھے  
کچھ یہ ہی خواہشات ہیں میری  
کہ زندگی بھر چاہوں تجھے  
قسمت لکھنے والی تو رب کل ذات ہے  
ہر دعا میں اس سے مانگوں تجھے  
گر چاہے وہ تو یقین رکھ ارسل  
اس کے لیے بہترین کر کے لکھے تجھے  
(ارسل رائٹس)

الفاظ کیا تھے اُس کے دلی احساس تھے، جذبات کا امڈنا سمندر۔۔۔ اُسے اپنا بنانے کا جنون، اُسے محبت کرنے کی چاہ، اُسے  
اپنی قسمت بنانے کی خواہش۔۔۔

اس نے دراز کھولی اور اس میں سے تصویر نکالی جو اس نے چپکے سے اپنے کیمرے میں محفوظ کر لی تھی۔ جانتا تھا یہ غیر  
اخلاقی حرکت تھی لیکن پھر بھی وہ اس خوبصورت چہرے کو دیکھ کر اپنے آپ کو روک نہیں پایا تھا کچھ تو تھا اس چہرے  
میں جو اُسے اسیر کر گیا تھا۔ وہ محبت سے انکاری انسان اپنا دل ہار بیٹھا تھا فقط ایک نظر میں۔ وہ اس کی محبت بن چکی تھی  
پہلی نظر کی پہلی محبت، پاکیزہ محبت۔

تصویر کو دیکھتے ہوئے وہ اس سے مخاطب ہوا، "اگر میں عمر بھر بھی لکھتا ہوں، پھر بھی یہ قلم آپ کی خوبصورتی اور  
پاکیزگی بیان نہیں کر پائے گا۔ میں بھی شاید لکھ نہ پاؤں لیکن محسوس ضرور کر سکتا ہوں۔۔۔ ہاں۔۔۔ زندگی کی آخری  
سانس تک۔۔۔"

عمر بھر لکھتے رہے پھر بھی ورق سادہ رہا  
جانے وہ کیا لفظ تھے جو ہم سے تحریر نہ ہوئے

"میں نہیں جانتا آپ میری قسمت میں ہے یا نہیں لیکن پھر بھی آپ کو دعاؤں میں شامل کرنا چاہتا ہوں۔ اب آپ کو اپنا بنانے کی چاہ رکھتا ہوں۔ پتہ نہیں آپ میری قسمت میں ہیں یا نہیں اور میں آپ کی تقدیر میں ہوں یا نہیں پھر بھی نہ جانے کیوں یہ دل آپ کو اپنا بنانے کی سوچوں میں لگا ہوا ہے۔"

تیری تصویر سے مخاطب ہوں!!  
کیا خبر کوئی معجزہ ہو جائے!!

تصویر لے کر وہ بیڈ پر لیٹ گیا لائیٹ آف کی۔ نائٹ بلب کی نیلگوں روشنی اس کے ملکوتی حسن کو اور زیادہ خوبصورت بنا رہی تھی۔ اس نے آہستہ سے اپنے لب اُس تصویر پر رکھ دیئے۔

جانے کب تک تیری تصویر نگاہوں میں رہی  
ہو گئی رات تیرے عکس کو تکتے تکتے

میں نے پھر تیرے تصور کے کسی لمحے میں  
تیری تصویر پر لب رکھ دیئے آہستہ سے!!

"ایسا کیا کروں میں کہ آپ مجھے مل جائے۔۔ میری ہو جائے۔۔ کہاں ڈھونڈوں میں آپ کو؟؟" اس نے اپنی ہتھیلی کی لکیروں کو دیکھتے ہوئے اس تصویر سے سوال کیا۔۔

میرے ہی ہاتھوں پہ میری تقدیر لکھی ہے  
اور میری ہی تقدیر پر میرا بس نہیں چلتا

وہ اس بات سے بے خبر کہ وہ کسی اور سے منسوب ہو گئی تھی۔ اُسے اپنی قسمت بنانا چاہتا تھا۔ وہ اس رب کے فیصلوں سے انجان تھا۔ وہ رب تو پہلے ہی کسی اور کی قسمت میں اسے لکھ چکا تھا۔

\*\*\*\*\*

دیکھی ہیں بڑے غور سے میں نے وہ نگاہیں  
آنکھوں میں مروت کا کہیں نام نہیں ہے

مدیحہ اس وقت کامرس ڈیپارٹمنٹ کی کینیٹین میں بیٹھی صدف کا انتظار کر رہی تھی جو اپنی کزن سے ملنے girls hostel گئی تھی اور وہ یہاں بیٹھی بور ہو رہی تھی۔

اس نے اپنے بیگ سے فون نکالا اور صدف کو call ملانے لگی۔ لیکن وہ فون اٹھا نہیں رہی تھی۔ وہ جھنجھلاتے ہوئے دوبارہ کوشش کر رہی تھی۔

"گائز۔۔!! کیا ہو رہا ہے۔"

وہ آکر سیدھا کرسی کھینچ کر اُن کے بیچ میں بیٹھا جہاں سمیر وغیرہ cold coffee پی رہے تھے۔ بلیک شرٹ اور وائٹ جینز پہنے وہ ہینڈ سم دکھائی دے رہا تھا۔ آنکھوں سے سن گلاسز ہٹا کر اپنے شرٹ میں اٹکائے اور اپنا اسمارٹ فون ٹیبل پر رکھا۔

"ایک بات میری سمجھ میں نہیں آتی تم یونی آتے ہی کیوں ہو۔ اس سے بہتر ہے تم اپنی دوپہر کی نیند پوری کر لیا کرو۔ ٹائم دیکھا ہے اس وقت۔۔ مسٹر ارقم شاہ!!!۔۔" سمیر نے گویا اُسے شرم دلائی تھی۔

"ارقم شاہ اپنے خود کے ٹائم سے چلتا ہے۔۔" اس نے گھور کے اُسے دیکھا تھا۔

"ہاں جیسے وراثت میں ملی ہو تمہیں یہ یونی۔۔ جب من کرے گائب آؤ گے۔"

شفیق کی بات پر اس کا ہنسنہ بھر پور تھا۔

"کتنی گرمی ہو رہی ہے، اپنے یار کو کچھ ٹھنڈا ونڈا پلاؤ ذرا" اس نے کہتے ہوئے اپنے اطراف میں ارد گرد نظر دوڑائی تو بے اختیار ٹھٹھکا، اپنے بالکل سامنے ہی اُسے مدیحہ بیزاری سے کال ملاتے ہوئے نظر آئی۔

"یہ، سبز رنگ آنکھوں والی مہ جبیں کون ہے، اس سے پہلے تو یہاں دکھائی نہیں دی؟" اس نے اسے دیکھتے ہوئے اُن دونوں سے پوچھا۔

"یہ سائنس ڈیپارٹمنٹ سے ہے، شانزل اور فہد کی بہن۔" سمیر نے اس کی نظروں کا تعاقب کیا اور سامنے مدیحہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا خیال ہے تھوڑی جان پہچان، ملاقات نہ کر لی جائے؟؟"

"وہ تمہارے ٹائپ کی لڑکی نہیں ہے ارقم!!" سمیر نے اسے یاد دلایا تھا۔

"تو کیا ہوا ٹائم ہی کتنا لگتا ہے اپنے ٹائپ کی بنانے میں۔"

خباثت سے کہتے ہوئے وہ اپنی جگہ سے اٹھا، ٹیبل پر رکھے اپنے اسمارٹ فون کو اٹھایا اور مدیحہ کی ٹیبل پر جا کر رکا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"ایسکیوز می۔۔۔!!!"

اس نے فون کان سے ہٹاتے ہوئے، اپنی سبز رنگ آنکھوں میں دنیا جہان کی بیزاری سموئے اُسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

"یس۔۔!!"

"اگر آپ کو برا نہ لگے تو کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں؟" پوچھتے ہوئے اس کا جواب سنے بنا ہی وہ چیئر کھینچتے ہوئے اس کے مقابل ہی بیٹھ گیا۔

"غالباً۔۔ آپ میرا جواب سنے بغیر پہلے ہی بیٹھ چکے ہیں۔" اس نے ابرو اُچکاتے ہوئے بے مروت لہجے میں اسے کہا۔



باتیں انٹر سٹنگ کر لیتی ہیں آپ۔۔۔ ویسے اس ناچیز کو سب ار قم شاہ کے نام سے جانتے ہیں۔۔۔ اس نے اپنا ہاتھ اس سے ملانے کے لیے آگے بڑھایا۔

"دیکھیے۔۔۔ آپ ناچیز ہو یا چیز ہو۔۔۔ سب آپ کو ار قم یار قم شاہ کے نام سے جانتے ہو۔۔۔ مجھے کوئی سروکار نہیں ہے۔" اس کا آگے بڑھا ہوا ہاتھ نظر انداز کرتے ہوئے وہ اپنا بیگ لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔

اُسے سبکی کا احساس تو ہوا لیکن نظر انداز کرتا وہ بھی کھڑا ہو گیا۔

"ویسے آپ سے مل کر اچھا لگا۔" اتنی بے عزتی پر بھی شاید اُس کے ہوش ٹھکانے نہیں آئے تھے۔

ایک بیزار سی نگاہ اس پر ڈال کر وہ ٹھک ٹھک کرتی وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔ ایک تو صدف کی وجہ سے اس کا دماغ خراب تھا اور ار قم نے رہی سہی کسر پوری کر دی تھی۔

خجالت سے مسکراتا ہوا وہ سمیر اور شفیق کے قریب آیا جو اُسے ہی دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

"I like such type of girls"

"اور ایسی لڑکیوں کے غرور کو کیسے توڑتے ہے مجھے وہ فن آتا ہے۔ بس اُن کی کمزوری ڈھونڈنا پھر اپنے شکنجے میں۔"

"تم ٹھیک نہیں کر رہے ار قم!! اگر شانزل اور فہد کو پتہ چل گیا ناں تو زندہ نہیں بچ پاؤ گے۔ کیا تم جانتے نہیں وہ دونوں اس یونیورسٹی کے representative ہیں۔" سمیر نے اسے وارن کیا تھا۔

"ار قم شاہ نام ہے میرا، اور ار قم اپنی کرنے پر آئے تو اپنے باپ کی بھی نہیں سنتا پھر یہ شانزل اور فہد میرے آگے کون ہوتے ہیں۔"

"مقابلہ کرنا بھی مت اُن سے۔۔۔ ہار جاؤ گے۔"

"اچھا؟؟۔۔۔ تو دیکھتے ہے پھر اس مقابلے میں جیت کس کے حصے میں آتی ہے اور ہار کس کے۔"

اس کی آنکھوں میں شاطرانہ چمک اور لبوں پر، پراسرار سی مسکراہٹ تھی۔

ارقم شاہ عباد شاہ کا اکلوتا بیٹا تھا۔ جسے لڑکیوں کے جذبات سے کھیلنے کی عادت تھی۔ اس کا باپ عباد شاہ ملک کا نامور سیاست دان تھا۔ ساتھ ہی وہ ایک فیکٹری کھڑی کرنا چاہتا تھا اس فیکٹری کے لیے دو دن رات ایک کر رہا تھا۔ وہ ایک کرپٹ انسان تھا، گھورک دھندوں میں ملوث، بہت سی خفیہ تنظیموں میں اس کا ہاتھ تھا، پولیس ڈیپارٹمنٹ کا ایک عملہ اس کے انڈر کام کیا کرتا تھا۔ کتنے ہی غریبوں کا مال اُس نے ہتھیایا تھا۔ اپنا کام نکالنے کے لیے پیسے دے کر لوگوں کا منہ بند کروانا اُسے آتا تھا۔ اس سیاست میں صرف پیسہ بولتا ہے، پیسہ دکھایا اور منہ بند۔ جن آفیسرز کو پیسہ دکھایا گیا وہ کسی پالتو کتے کی طرح اس کا تلو اچانے لگ گئے۔ کسی کی بھی ہمت اس کے خلاف آواز اٹھانے کی نہیں تھی اور جو آواز اٹھانے کی کوشش کرتا اُس ایماندار آفیسر کا وہ ٹرانسفر کر دیا کرتا تھا۔

\*\*\*\*\*

"عالیہ چلو آج تمھاری صلاحیت کو آزماتے ہیں۔" فہد نے عالیہ کو مخاطب کیا۔ وہ اس وقت عالیہ اور زرش کے ساتھ

main canteen میں بیٹھا ہوا تھا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"کیا مطلب؟؟" اس نے cold coffee کا seep لیتے ہوئے اسے دیکھا۔

"مطلب یہ کہ آج new comers کا پہلا دن ہے۔۔ اور تمھیں اُن کی ریگنگ کرنی ہے۔۔ بولو منظور ہے شرط؟

"انداز چیلنجنگ تھا۔

"بالکل منظور ہے۔"

"چلو پھر آزماؤ اپنی صلاحیت کے جوہر۔" اس نے اسے اکسایا تھا۔

"تمھیں کیا لگتا ہے۔۔ میں نہیں کر پاؤں گی۔۔؟؟"

"دیکھتے ہیں کر کے دکھاؤ گی تو مانوں گا۔" لاپرواہی سے کہتے ہوئے اس نے پیپسی کا کین اٹھایا۔

"اگر جیت گئی تو کیا دو گے؟؟"

"اُممم۔۔ چلو میری طرف سے پارٹی پکی۔۔"

"تو ٹھیک ہے یو جسٹ ویٹ اینڈ وائچ۔۔۔"

"رکو ذرا اپنی تھرڈ پار ٹر کو بلوالوں" عالیہ نے ٹیبل سے اپنا فون اٹھایا اور مدیحہ کو کال ملائی۔

"ہاں۔۔ مدیحہ کہاں ہو۔۔۔ اوکے۔۔ جلدی آؤ سائنس ڈیپارٹمنٹ کے main gate کے سامنے۔" اس نے مدیحہ کو بتایا اور call ڈسکنیکٹ کی۔

"عالیہ پلیز۔۔ تمہیں جو کرنا ہے کرو میں تمہارا ساتھ نہیں دینے والی۔۔ تم لوگوں کو نئے نئے ایڈوینچر کے سوا کچھ آتا نہیں ہے۔۔" زرش جو کب سے خاموش بیٹھی تھی اُسے اٹھتے ہوئے دیکھا تو کہا۔

"یار تمہیں کرنا کچھ نہیں ہے بس میرے ساتھ چلنا ہے۔۔" اس کے لاکھ منع کرنے کے باوجود وہ اُسے گھسیٹتے ہوئے لے آئی تھی۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

فہد کو اپنا کل والا بدلہ عالیہ سے لینا تھا اُس نے اپنی جیب سے فون نکالا اور شانزل کو میسیج ٹائپ کر کے سینڈ کر دیا۔ اس وقت اس کی آنکھوں میں شرارتی سی چمک تھی۔

\*\*\*\*\*

شان ابھی جابر سر کے کیبن سے نکلا ہی تھا کہ اُسے فہد کا میسج موصول ہوا۔

"جلدی آکر تری مورتیوں کو دیکھو جو نئے اسٹوڈنٹس کی ریگنگ کر رہی ہیں۔"

غصے سے اس کی رگیں تن گئی تھیں۔ وہ سیدھا سائنس ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھا تھا۔

\*\*\*\*\*

زرش وہاں رکھے بیچ پر بیٹھی ہوئی تھی جب کے عالیہ اور مدیحہ ایسے بندے کی تلاش میں تھی جو آسانی سے اُن کے ہاتھ لگ جائے۔

"مدیحہ مل گیا بندہ۔۔ وہ دیکھو سامنے ادھر ہی آرہا ہے۔" عالیہ نے سامنے کی طرف اشارہ کیا۔

"دیکھو تم دونوں چپ ہو جاؤ اگر پر نسیل سر کو پتہ چل گیا نہ تو اچھا نہیں ہو گا۔ میں تو جا رہی ہوں۔" زرش نے بے چارگی سے ادھر ادھر دیکھا۔

"ارے میری بھولی گلابور کو یہیں پر تم کہا جا رہی ہو تم ہمارے ہر کرائم میں پارٹنر ہو اب اس "مشن رگینگ" سے تمہیں کیسے جانے دیں۔ یہیں روکو کرنا کچھ مت بس کھڑی رہنا۔" عالیہ نے اسے اٹھتے دیکھا تو پھر سے بیچ پر بٹھا دیا۔

"ایکسیوزمی۔۔؟؟؟" اس لڑکے کے قریب آنے پر عالیہ نے اسے روکا۔

"یس..!!" اس نے نا سمجھی سے ان تینوں لڑکیوں کو دیکھا تھا۔

"آپ new comer ہیں؟؟؟"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"جی ہاں۔۔"

"کون سا اسپیشل سبجیکٹ ہے آپ کا؟" وہ اس سے سوال پر سوال کیئے جا رہی تھی۔

"جی maths ہے۔" اور وہ بھی اسے ہر سوال کا جواب دے رہا تھا۔

"واہ!!! گڈ۔۔ یہ تو اچھی بات ہے اگر اچھے مارکس لینا چاہتے ہو تو تمہیں مس یا سمین کو خوش کرنا ہو گا دیکھنا ٹاپ کرو

گیں اگر میرے دیے ہوئے مشورے پر عمل کیا تو۔" عالیہ نے اسے مارکس کا لالچ دیا تھا۔

"جی۔۔؟؟ مجھے کیا کرنا ہو گا۔۔؟؟"

"کرنا کچھ نہیں ہے۔۔ مس یا سمین کو گلاب کے

پھول بہت پسند ہے اور تمہیں وہ جا کر اُنہیں دینے ہیں simple۔" اس کی بات پر زرش اپنی جگہ سے اُٹھی اور عالیہ کے پیر پر پیر مارا۔ عالیہ سسپی کی آواز کرتی رہ گئی۔ جب کہ مدیحہ کے چہرے پر بھی شرارت تھی۔

عالیہ نے اس لڑکے کے چہرے کے تاثرات دیکھے۔۔ "ارے گھر او نہیں دیکھو وہ جو سامنے باغ نظر آرہا ہے ناں وہاں سے ایک گلاب توڑ لو اور اُن کے کبین میں جا کر اُنہیں دیں دو۔ یہاں سے سیدھا جا کر لیفٹ ٹرن لو وہی مس یا سمین کا کبین ہے، جاؤ شاباش۔"

وہ لڑکا سچ میں اس کے دیے گئے مشورے پر عمل کرنے کے لیے آگے بڑھا۔ اس کا یونی میں آج پہلا دن تھا اور اس نے اپنے دوستوں سے سن رکھا تھا کہ سینئرز جو کہے وہ کرنا پڑتا ہے اگر نہ کیے تو اس سے زیادہ کڑی سزا بھگتنے کو تیار رہو۔۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں؟؟" شانزل کی غصے سے بھری پاٹ دار آواز پر تینوں اپنی جگہ پر ایسے اچھلی جیسے کسی نے پیروں کے نیچے سے زمین کھینچ لی ہو۔

زرش اور مدیحہ کا چہرہ فق ہو چکا تھا، فق تو عالیہ کا بھی ہوا تھا لیکن اب اپنے آپ کو بچانا بھی تھا اُس نے بڑی مہارت سے اپنے آپ پر قابو پایا تھا۔ وہ تینوں تو یہ ہی سوچ کر پریشان تھیں کہ اس وقت شانزل اس ڈیپارٹمنٹ میں کیا کر رہا ہے۔ "اب کیا سکتہ طاری ہو گیا ہے تم تینوں پر۔۔؟" تینوں کو خاموش دیکھ کر وہ پھر دھیمی مگر سرد آواز میں اُن پر چڑ کر گویا ہوا۔

"ک۔۔ کچھ بھی تو نہیں شان بھائی۔۔" عالیہ کی پھنسی پھنسی آواز نکلی۔

"چلو گھر ابھی اور اسی وقت۔۔ گھر جا کر بتاتا ہوں تم تینوں کے کارنامے سب کو، یہاں یونی میں کر کیا کرتی پھرتی ہو تم۔" شانزل کی دھمکی پر تینوں کا دل دھک کر کے رہ گیا، ایک دوسرے کو ہراساں نظروں سے دیکھنے لگیں۔

"فہد جاؤ جلدی جا کر اس لڑکے کو سنبھالو پر نسیل تک نہ جانے پائے وہ۔" اس نے فہد کو حکم دیا جو بوتل کے جن کی طرح مسکراتے ہوئے پیچھے سے نمودار ہوا۔ عالیہ اسے دیکھ کر غصے سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی۔ وہ اب سب کچھ سمجھ چکی تھی یہ سب فہد کی چال تھی اور اسی نے شان کو یہاں بلایا تھا۔

"ہاں تم انہیں سنبھالو میں ذرا اس لڑکے کو سنبھال لوں۔" فہد کہتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

\*\*\*\*\*

فہد جیسے ہی مس یا سمین کے کین کے باہر پہنچا۔ اندر سے اُسے اُن کے گرجنے برسنے کی آواز آئی جو یقیناً اس لڑکے کو ہی وارن کر رہی تھیں۔

"کیا تم لوگ یہ ہی سب کرنے یونی آتے ہو۔" ذرا شرم و لحاظ نہیں۔ پہلی اور آخری وارننگ ہے تمہیں۔ نئے ہو اسی لیے چھوڑ رہی ہوں ورنہ ابھی تمہیں پر نسیل سر کے پاس لے جاتی۔"

وہ لڑکا جیسے ہی باہر آیا اُسے کیسے سمجھانا تھا پر نسیل سر کے پاس جانے سے کیسے روکنا تھا اب یہ فہد کا مسئلہ تھا۔

\*\*\*\*\*

"زرش تم بتاؤ کیا چل رہا تھا یہاں؟" اب اس نے زرش سے سوال کیا۔

"کچھ بھی مت بتانا۔۔" عالیہ نے گویا اس سے آنکھوں ہی آنکھوں میں التجا کی تھی۔

"ٹھیک ہے نہیں بتانا چاہتیں ہو تو نہ سہی، اب گھر چل کر ہی بتانا۔" اس نے اسے پھر خاموش دیکھ کر کہا۔

"اب کیا برف بن گئیں ہو؟؟ اپنی مر سڈیز لاؤں تم مہارانیوں کے لیے۔" شانزل کا غصہ عروج پر تھا۔

"لی۔۔ لیکن۔۔۔ شان بھائی ہمارے لیکچرر ہیں ابھی تو۔۔" مدیحہ نے تھوک نکل کر اپنا خشک حلق ترکیا۔

"خاموش بلکل خاموش۔۔ دکھائی دے رہا ہے یہاں کتنی پڑھائی کرتی ہو تم چپ چاپ پیچھے آؤ میرے۔"

"آئے دن ایڈوینچر سو جھتے رہتے ہیں۔۔ پڑھائی پر تو دھیان ہوتا نہیں کچھ۔۔۔" وہ آگے چلتا ہوا اُن کی عزت افزائی کر رہا تھا اور زرش اس لمحے کو کوس رہی تھی جب اس نے عالیہ کے کہنے پر "مشن ریگنگ" پر اُن کے ساتھ کھڑے رہنے کی حامی بھری تھی۔



\*\*\*\*\*

خان حویلی کے ہال کمرے میں اس وقت ایک عدالت کا سماں تھا۔

خان صاحب اور ممتاز بیگم نبی کی ہونے والی سسرال میں گئے ہوئے تھیں۔ اسی لیے اس عدالت میں جج کے فرائض زرش کی والدہ صبیحہ بیگم سرانجام دے رہی تھیں۔ خان صاحب کی سب سے بڑی بیٹی ان سے یگ جنریشن ڈرتی بھی بہت تھیں، اُن کا دبدبا بھی اتنا تھا۔ اور اُن کے سامنے کچھ کہنے کی کوئی مجال ہی نہیں کر سکتا تھا۔

ہال کمرے میں جدید قسم کا فرنیچر رکھا ہوا تھا۔ کمرے کے بیچ بیچ ایرانی قالین پر گول دائرے کی صورت میں صوفے رکھے ہوئے تھیں۔ گلاس وال سے باہر لان کا منظر صاف دکھائی دیتا تھا۔

ہال کمرے سے منسلک ڈائننگ ہال میں ایک جانب شیشے کی بڑی سی میز کے ارد گرد کرسیاں ترتیب سے رکھی ہوئیں تھیں۔ جس پر اس وقت شانزل، فہد، اذہان اور ارحان بیٹھے ہوئے ٹھنڈا ٹھار شربت نوش فرما رہے تھے۔ ساتھ ہی

سوائے

شانزل کے جو کڑی نگاہوں سے اُنہیں گھور رہا تھا وہ لڑکے ان تینوں لڑکیوں کی درگت بنتی دیکھ کر مسکرا رہے تھیں۔ انکی مسکراہٹیں تھمنے کا نام نہیں لے رہی تھیں۔ اگر اس وقت خواتین حضرات موجود نہ ہوتیں تو یقیناً ان کے قہقہوں سے کمرہ گنج اٹھتا۔

صبحہ بیگم اس وقت اپنی تینوں بھانجیوں (عطیہ بیگم، صفیہ بیگم اور طاہرہ بیگم) اور چھوٹی بہن مہر (عالیہ کی امی) سمیت صوفے پر براجمان تھیں۔ صبحہ بیگم اُنہیں کڑی نظروں سے دیکھ رہیں تھیں۔ نینی اور حبہ صوفے پر ایک کونے میں بیٹھی ہے سارا منظر لائیو دیکھ رہی تھیں۔ جبکہ مہر و بیگم برہمی سے عالیہ کو گھور رہی تھیں وہ جانتی تھیں جو کارنامہ اُن لوگوں نے انجام دیا ہو گا اس کے پیچھے اُن کی بیٹی ایک لوتی چشم و چراغ کا ہاتھ ضرور ہو گا۔ طاہرہ بیگم نخوت بھری نگاہوں سے اُن تینوں کو دیکھ رہی تھی۔ تجسس کے مارے اُن کا حال خراب تھا و جلد از جلد جاننا چاہتی تھیں کہ اُن سب نے مل کر کیا کیا ہے تاکہ اس بات کو مرج مصالحہ لگا کے گھر کے مرد حضرات کو بتا سکے۔

قالین پر اس وقت عالیہ، زرش اور مدیحہ مجرم کے شکل میں موجود تھیں۔ زرش اور مدیحہ دنیا جہاں کی معصومیت اپنے چہرے پر سجائے کھڑی تھی جب کہ عالیہ خونخوار ملی کی طرح فہد کو گھورے جارہی تھی۔ اس کا بس چلتا تو ابھی اس کا خون کی جاتی لیکن صبر کے گھونٹ پی کر رہ گئی۔

زرش نے عالیہ کو اپنی کہنی سے ٹھوکا مارا جس پر عالیہ نے اسے پھاڑ کھانے والے انداز میں دیکھا۔

'اب یوں یہاں اس وقت فہد بھائی کو گھورنے سے بہتر ہے جو سوال امی پوچھ رہی ہیں اس کا جواب دو اُنہیں۔' زرش کا دانت پستا ہوا دھیمالہجہ تھا۔

"جواب تو میں دوں گی لیکن پہلے اس فہد کے بچے کو دیکھ لوں جھوٹا کہیں کا۔" اس نے نظریں پھر فہد پر گاڑ دیں تھیں جو اُسے ہی فاتح مسکراہٹ چہرے پر سجائے دیکھ رہا تھا۔



"عالیہ آپ۔۔ فی الحال تو فہد بھائی کو دیکھ لیں اُن کے بچوں کو بعد میں دیکھ لینا ابھی تو بیچارے اس دنیا میں آئے بھی نہیں۔۔" ملیحہ دور کی کوڑی لے آئی تھی۔ اس کو اس حالت میں بھی مذاق سو جھ رہا تھا۔

"تم۔۔ تم دونوں نہیں سدھر ونگی۔ یہ جو امی کا غصہ ساتویں آسمان کو چھو رہا ہے ناں تم ہی کرنا انہیں ٹھنڈا میں تم دونوں کی کوئی مدد نہیں کروں گی میں تو صاف بری الزمہ ہو جاؤں گی۔۔"

"میں کچھ پوچھ رہی ہوں تم لوگوں سے؟" صبیحہ بیگم نے کرخت لہجے میں اُن تینوں کو متوجہ کیا جو آپس میں لگی ہوئی تھیں۔

"اگر ان لوگوں کی آپسی مذاکرات ختم ہو گئے ہونگے تو جواب دیں گی ناں یا پھر اب ان کی بوس ایسا جو از پیش کریں گی جس کا ہم سب کو یقین آجائے۔" مہرو بیگم نے کڑی نگاہوں سے عالیہ کو گھورا۔

"امی آپ تو بس مجھ معصوم پر ہی الزام لگایا کریں۔۔ آپ کو تو میں ہی نظر آتی ہوں۔" عالیہ نے شکوہ آمیز نظروں سے اُنہیں دیکھا۔

"کیا کرنے جاتی ہو تم تینوں یونی میں۔۔ کیا کارنامہ سرانجام دیا ہے آج بتاؤ۔" اب صبیحہ بیگم نے اُنہیں آڑے ہاتھوں لیا تھا۔

"بتاؤ اب کیا کرتی پھرتی ہو۔۔ آپ کو پتہ ہیں بڑی پھوپھو اگر میں وہاں صحیح وقت پر نہ پہنچتا تو ان کی حاضری لگ جانی تھی پرنسپل کے آفس میں۔۔ انہیں اپنی عزت کی تو فکر نہیں ہیں، ہمیں بھی شرمندہ کروائیں گیں یہ۔ غصے میں شانزل اپنا شربت کا گلاس ہاتھ میں لیتے ہوئے اُن کے پاس آیا تھا۔

"یونی میں داجان کی اتنی عزت ہے اگر بات پرنسپل تک جاتی تو کتنی سبکی ہوتی لوگ کیا کہتے خان صاحب کے گھر کی لڑکیاں یہ کام کرنے جاتی ہے یونی میں؟ وہ تو خیر کے میں نے اس لڑکے کو سمجھا بچھا کر چپ کروادیا۔۔ ورنہ۔۔" فہد نے بات ادھوری چھوڑ کر مریچ مصالحہ لگا کر پیش کی تھی۔

"تم تو چپ ہی رہو سارے فساد کی جڑ تم ہو یہ سب کرنے کے لئے ہمیں اکسانے والے۔" اس کی اتنی بد تمیزی پر مہرو بیگم نے بے چینی سے پہلو بدلا تھا۔ اس کے اس رویے پر مہرو بیگم کو اپنی منجھلی بھا بھی صفیہ کے سامنے خفت کا احساس ہوا۔

"ہائے۔۔ ہائے۔۔ کیسی منہ فٹ ہو تم لڑکی چھوٹے بڑے کسی کا بھی احساس نہیں ذرا لحاظ نہیں کہ عمر میں بڑا ہے کس طریقے سے بات کرنی چاہیے۔۔" اسی لیے۔۔ میں کہتی ہوں اس مدیحہ کو کہ اس کے ساتھ نہ رہے، اب لوگ تو سوتیلی ماں پر ہی انگلی اٹھائیں گے ناکہ دیکھو کیسی تربیت کی ہے ماں نے۔۔" طاہرہ بیگم نے دوپٹے کا پلو منہ پر رکھے مصنوعی حیرانگی کا اظہار کیا تھا اور ساتھ ساتھ ہی اپنے دکھڑے سنائے تھے۔

اُن کی اتنی اوور ایکٹنگ عالیہ کو سخت ناگوار گزری۔

"آپ تو اتنی فکر مندی سے بول رہی ہیں جیسے اپنے منہ کا نوالا بھی اسے کھلاتی ہیں چھوٹی ممانی جان۔" عالیہ کی نہ چاہتے ہوئے بھی پھر زبان پھسلی۔ اپنی بیٹی کی زبان درازی نے طاہرہ بیگم کے سامنے مہرو بیگم کو سخت شرمندگی میں مبتلا کیا۔

"دیکھ لیں مہرو آپا۔۔۔" طاہرہ بیگم کا انداز سراسر آگ لگانے والا تھا۔

"زبان سنبھال کر بات کرو عالیہ۔۔ کوئی ادب لحاظ نہیں تمہیں۔۔ زرش کو دیکھو تمہاری طرح منہ فٹ نہیں ہے وہ کچھ سیکھو اُس سے مجال ہے جو بچی نے اب تک ایک لفظ بھی پلٹ کر کہا ہو۔۔" مہرو بیگم کے ضبط کا پیمانہ لبریز ہوا تھا۔ اپنی بیٹی کی اتنی صاف گوئی انہیں بہت ذلیل و خوار کرنے والی تھی۔

"زرش تم بتاؤ کیا کرنے جاتی ہو یونی تم سب؟" صبیحہ بیگم نے ماتھے پر بل لیے اب اس سے استفسار کیا تھا۔

"ہاں بتائیے آپ بھی آخر آپ بھی تو کرائم پارٹنر ہو ان دونوں کی۔ غالباً آپ بھی شامل تھیں اس مشن ریٹنگ میں اپنی ہمیشہ خاص عالیہ خان اور مدیحہ خان کے ساتھ۔" شانزل اپنے مخصوص غصیلے طنزیہ لہجے میں کہتا ہوا زرش کے سامنے آکر کھڑا ہوا۔

اس کی بات پر زرش کا دل چاہا اُس کا منہ توڑ دے فضول انسان کہیں کے من ہی من میں وہ اسے بس اتنا ہی کہہ سکی تھی۔

"صحیح وقت کا انتظار کر رہی تھی میں بولنے کے لیے۔" اس نے اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔

"لیجئے چھوٹی پھوپھو آپ کی غلط فہمی بھی دور ہو گئیں۔ دیکھ لیجئے یہ بچی بھی کسی سے کم نہیں ان محترمہ کے منہ میں بھی گز بھر کی زبان ہے۔" شانزل نے جیسے بہت بڑی معلومات فراہم کی تھی۔ زرش نے کینہ توڑ نظروں سے اُسے گھورا تھا۔ وہ اُسے مزید کچھ بول کر اپنی شامت نہیں بلوانا چاہتی تھی کیوں کے صبیحہ بیگم ماتھے پر بل لیے اُسے ہی دیکھ رہی تھیں۔

"ہاں تو اپنے دفاع میں بولنے کا حق رکھتی ہیں ہم۔" مدیحہ نے اپنی پارٹنر زرش کا ساتھ دیا تھا۔

"یہ لو یک نہ شد و شد۔۔ یہاں تو بھی تین۔۔ تین شد ہیں ہم تو بھول ہی گئے تھے۔" اب فہد کا رخ مدیحہ کی طرف ہوا۔

"تم پھر شروع ہو گئے۔۔ ہمیں اُکسانے والا کوئی اور نہیں یہ فہد ہی ہے اسی نے کہا تھا کہ شرط لگاؤ۔" عالیہ نے اب فہد پر سارا ملبہ گرانے کی کوشش کی۔

"خدا کا خوف کرو لڑکی کیسے دن دھاڑے جھوٹ بول رہی ہو؟" اس نے اپنے ہاتھ کانوں کو لگائیں تھے۔

"اچھا؟ کس نے کہا تھا کہ ریگنگ کرو new comers کی۔۔" وہ اب بالکل لڑاکا عورتوں کی طرح دو دو ہاتھ کرنے کو تیار تھی۔

"ہاں تو۔۔ میں نے صرف ریگنگ کے لیے کہا تھا یہ نہیں کہا تھا کہ اس لڑکے کو پھول دے کر مس یا سمین کے پاس بھیج دو۔" فہد کے کہنے پر ساری خواتین انگشت بدنداں رہ گئیں تھیں۔

"زرش تم تو بڑی اور سمجھدار ہو!! تم سے اس بات کی توقع نہیں تھی!!" صبیحہ بیگم نے زرش کو کڑی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ جس پر وہ بوکھلا گئی تھی۔

"امی۔۔ امی۔۔ میں نہیں۔۔ یہ سب کچھ اس عالیہ کا کیا ہوا ہے۔۔۔ میں تو خود اسے۔۔۔۔"

"بس!!! بہت ہو گیا اب اس بات کا فیصلہ بابا جان ہی کریں گے۔۔" زرش نے اپنی صفائی میں کچھ کہنا چاہا اُس سے پہلے ہی اُنہوں نے خان صاحب کا نام لے کر اُسے خاموش کر دیا۔

"اچھا تو ٹھیک ہے اسی وقت پیشی لگوائیں گا ہماری ابھی اتنی دوپہر کی کڑی دھوپ ہے تھوڑا آرام ہی کر لینے دیں۔" عالیہ نے لا پرواہی سے کہہ کر مدیحہ اور زرش کو چلنے کا اشارہ کیا۔

زرش اپنے پورشن میں چلی گئی، مدیحہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر جا رہی تھی جب اُسے ارہان کی آواز سنائی دی۔

"ویسے اذہان بھائی آج کا شربت بڑا ٹھنڈا اور مزے کا تھا دل تک ٹھنڈا ہو گیا۔"

"ہاں یار آج تو لائیو شو دیکھتے ہوئے ٹھنڈا شربت پینے میں مزہ ہی آگیا قسم سے آج سے پہلے اتنا مزے دار نہیں لگا۔" اذہان نے کن انکھیوں سے مدیحہ کو دیکھتے ہوئے شربت کا گھونٹ پیا۔

مدیحہ اوپر جانے کی بجائے وہی واپس آگئی، جہاں اب پھر اُن دونوں کے ساتھ شانزل اور فہد بھی براجمان ہو چکے تھے۔

"اسی ٹھنڈے ٹھاڑ شربت کو آپ سب کے لیے زہر نہ بنایا تو میرا نام مدیحہ نہیں۔"

"ہاں اور اگر نام رکھنا ہو تو میرے پاس آنا جنگلی foreigner billi اور یہ ہی نام میں تمہیں تجویز کروں گا۔ اچھا ہے ناں؟؟؟"

"میں خون پی جاؤں گی تمہارا۔"

"اور کر بھی کیا سکتی ہو خوشخوار بلی تم۔" اس نے تہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"بہت دانت نکل رہے ہیں تمہارے جعلی رپورٹر۔۔" عالیہ جاتے جاتے پلٹ کر پھر واپس آئی تھی۔

"لگتا ہے مطلع بڑا ابر آلود ہے؟؟ ہے نا بھائیوں؟" اس نے لڑکوں سے تصدیق کی تھی۔

"ہاں اور اب یہ تم سب پر گرے گا دیکھ لینا۔" عالیہ اُسے وارن کرتی ہوئی شعلہ بارنگاہوں سے دیکھتی پیر پٹختی وہاں سے چلی گئی تھی۔

"اُوئے بلی جاؤ اب اپنی خیر مناؤ کیوں کہ پیشی لگنے والی ہے تمہاری داجان کے دربار میں۔۔" اس نے مدیحہ کو اطلاع کیا جواب تک وہی کھڑی ہوئی تھی۔

"جار ہی ہوں بندر۔" اسے چڑاتی ہوئی وہ اوپر چلی گئی۔

Safar  
ADAB

— — — — —

BEING THE STRING OF YOUR  
KITE

"ارحان اب اگر میری بہن کو ستایا ناں بہت بُرا پیش آؤں گا تمہارے ساتھ۔" شانزل نے اب ارحان کے کان کھینچے تھے۔

"رہنے دیں بھائی اس بلی کی وجہ سے میں میری ماں کے پیار سے محروم رہ گیا ہوں۔۔ آپ نے بڑے ہو کر اپنے حصے کا پیار لے لیا اور اس بلی نے چھوٹی ہو کر اپنا، میں بیچارہ پیار کا مارا تو ایسے ہی رہ گیا ناں۔۔" زمانے بھر کی مسکنیت اپنے چہرے پر طاری کرتا ہوا وہ سب کو ہنسنے پر مجبور کر گیا تھا۔

"اذہان تم تو اپنی خیر مناؤ کہیں یہ جنگلی foreigner بلی سچ میں تم کو مستقبل قریب میں سچ مچ کا زہر نہ دیں دے۔" فہد نے اُسے مستقبل کا حوالہ دے کر ڈرایا تھا۔

"ہائے!! اس کا تو زہر بھی امرت سمجھ کر پی لوں گا۔" اس نے بھرپور ایکٹنگ کی تھی۔

"اُوئے میرے ہی سامنے میری ہی بہن کی باتیں کرتے ہوئے شرم نہیں آتی تمہیں۔۔ یاد رکھنا ذرا بھی تکلیف پہنچائی ناں اُسے مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔" شانزل نے اذہان کو گھورا۔

"بھائی آپ کی بہن کسی بلی سے کم نہیں میرا تو اللہ ہی حامی و ناصر۔۔" اس نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر بیچارگی سے کہا تھا۔ ایک بار پھر وہ سب مل کر ہنس دیے تھے۔ غصے کے باوجود شانزل کو بھی ہنسی آگئی تھی اذہان کی مدیحہ میں دلچسپی وہ سب ہی جانتے تھے۔

\*\*\*\*\*

عالیہ جلے پیر کی بلی کی مانند یہاں سے وہاں پورے کمرے میں مشتعل انداز میں گھوم رہی تھی۔  
"اس فہد کو تو میں چھوڑوں گی نہیں، فساد، جھوٹا، دھوکے باز، چیٹر کہیں کا۔ میرا بس چلے تو میں اس کی گردن مروڑ کر چیل کوؤں کو ڈال دوں۔" غصے سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے وہ سیخ پا ہو رہی تھی۔

"آپی یہ لوگ سیر ہیں، تو ہم بھی سوا سیر ہیں، اور آپ نے دیکھا ناں وہ ارحان اور اذہان بھائی کیسے شربت کے گھونٹ پیتے ہوئے تعریف کر رہے ہیں تھے وہ ہی شربت اُن سب کے لیے زہر نہ بنایا تو دیکھنا، اب تو ہمیں اینٹ کا جواب اُنہیں پتھر سے ہی دینا پڑے گا۔" مدیحہ نے اپنے ایک ہاتھ کی مٹھی بنا کر دوسرے ہاتھ پر ماری۔

"اور وہ مسٹر شانزل خان بہت توپ چیز سمجھتے ہیں ناں اپنے آپ کو اُنہیں تو میں بتاؤں گی کہ میرے منہ میں جو زبان ہے وہ کتنے گز کی ہے، دو نمبری، گھمنڈی انسان، ہنہہ۔۔۔" زرش کو اپنی بے عزتی بھولائے نہیں بھول رہی تھی۔

"ہیں؟؟؟ یہ انقلاب کب آیا، زرش بی بی اور شانزل خان سے بدلا؟؟؟ ہنہہ۔۔۔ رہنے دو بی بی تم سے نہیں ہونے والا۔" عالیہ نے تمسخر سے سر تاپا اچھنبے سے اُسے دیکھا۔

"دیکھ لینا تم۔۔ ایسا بدلاؤں گی کہ موصوف یاد رکھے گے زندگی بھر، بہت مہمان بنتے ہیں ناں۔" اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ابھی جا کر اُسے سخت و سست سنا دے۔

"آپ آگے بڑھیے زرش آپ۔۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں، ایسا بدل لے گئیں کہ یہ مخالف ٹیم کئی دفع سوچیں گی ہم سے پنگا لینے سے پہلے۔" مدیحہ نے زرش کی ہمت بڑھائی تھی۔

"اب تم یہ کوٹ مارشل کرنا بند کرو گی تمہیں دیکھ کر میرے پیر درد کرنے لگے ہیں۔" نینی جو صوفے پر نیم دراز تھی عالیہ کو اب بھی گھومتے دیکھا تو کہا۔

"نینی۔۔ آپ نہیں جانتی میرا خون کھول رہا ہے، اس فہد کی وجہ سے یہ سب ہوا ہے۔"

"اچھا اب بتاؤ تو ہوا کیا تھا۔"

عالیہ نے انہیں پوری کہانی سنائی تھی۔۔ "اور۔۔ یہ سب فہد کی چال تھی وہ بس مجھ سے کل اس کی سیکریٹ والی بات کا بدلہ لینا چاہتا تھا اُسی نے مجھے شرط لگانے کے لیے کہا تھا۔"

"اور یہ محترمہ مان بھی گئی انہیں تو بس اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھانے تھے۔۔ اور ساتھ ساتھ مجھے بھی گھسیٹ لیا امی تو مجھے ایسے گھور رہی تھیں جیسے باقاعدہ میں نے پلان کیا تھا یہ سب کچھ۔ مجھے صرف اور صرف اس عالیہ کی وجہ سے اتنا ذلیل ہونا پڑا ہے۔۔ یہ دونوں تو بچ کے نکل گئیں اور سارا نزلہ میرے اوپر آگرا اور اُن محترم شانزل خان کو بھی موقع مل گیا باتیں بنانے کا۔" زرش کا غم پھر نئے سرے سے تازہ ہو گیا تھا۔

"کچھ نہ کچھ تو کرنا پڑے گا۔۔ لیکن پہلے پیٹ پوجا کا انتظام کرو ایک تو غصے اور ٹینشن میں مجھے بھوک بہت زیادہ لگتی ہے۔۔ امی کو اپنا غصہ دکھانے کے چکر میں، میں نے کھانا بھی نہیں کھایا۔" مسکین سی صورت بنا کر عالیہ نے اپنی بھوک کا رونا رویا۔

"تم تو ہر وقت کھاتی ہی رہنا۔۔ پہلے یہ سوچو ابھی نانا جان نے ہمیں بلا لیا تو کیا کرو گی؟ کیا جواز دو گی انہیں؟" زرش نے اسے لتاڑا۔



"سوچتی ہوں یار۔ اب کچھ تو کہنا ہی ہو گا۔ اس فہد نے تو ریٹنگ کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ ہم نے اس لڑکے کو پھول لے کر بھیجا تھا مس یا سمین کے پاس۔" اس کا غصہ پھر عود کر آیا تھا۔

"نینی آپ کو مخالف ٹیم کے خلاف ہمارا ساتھ دینا ہے بس۔" عالیہ نے نینی کو بھی اب اس لڑائی میں گھسیٹا تھا۔  
"مجھے بیچ میں مت لاؤ تم لوگ میں کوئی ایک ٹیم کے طرف سے نہیں ہوں میں تو صرف ثالثی کا کردار ادا کر سکتی ہوں۔" نینی نے ہاتھ چھڑائے تھے۔

"تو ٹھیک ہے نہ دیں آپ ساتھ ہمارا اب ہم ہی کچھ نہ کچھ کرے گیں۔" اس نے ایک کشن اٹھا کر زور سے دروازے کو دے مارا اور وہ سیدھا جا کر فہد کو لگا جو ابھی ابھی دروازہ کھول کر داخل ہوا تھا۔

"اففف!! اتنا تو مجھے پتہ تھا ماحول گرم ہو گا لیکن یہ نہیں پتہ تھا کہ ان کشنز سے میرا استقبال ہو گا۔" اس نے کشن کیج کرتے ہوئے کہا۔

"کشنز سے نہیں البتہ جوتیوں سے استقبال تو ضرور کرنا چاہیے تمہارا۔" عالیہ نے اسے دیکھ کر دانت پیسے تھے۔

"ویسے کیسا لگا میرا پلان۔۔ داد دینی چاہیے تم نے تو مجھے۔ اس نے اپنے کالر اٹھائے۔ وہ بھی ایک نمبر کا ڈھیٹ تھا۔

"چہ چہ مجھے افسوس ہے بہت ہی چیپ پلان تھا تمہارا۔ شرط تو میں نے جیت لی پر تم اپنی ہار تسلیم نہیں کر پائے، صاف کہہ دیتے کنجوس کہ پارٹی دینے کے لیے تمہارے پاس پیسے نہیں ہیں، دھوکے باز انسان جو ابی کاروائی تو تمہیں ملے گی بس وقت کا انتظار کرو۔"

"ضرور ضرور۔۔" اس نے مسکراتے ہوئے تالی بجائی تھی۔

"فہد بھائی آپ کو بدلہ عالیہ سے لینا تھا آپ نے ہمیں بیچ میں گھسیٹ کر اچھا نہیں کیا۔" زرش نے اس سے گلہ کیا تھا۔



"ہاں بہنابدا تو مجھے اس سے لینا تھا تم دونوں بیچاری تو خواہ مخواہ بیچ میں پس جا رہی ہو۔ لیکن اب کر بھی کیا سکتے ہیں۔" معصومیت کی حد تھی۔ زرش اور مدیحہ نے اُسے کینہ تو ز نظروں سے گھورا۔

"عالیہ آپنی۔۔ آپ لوگوں کو داجان بلا رہے ہیں جلدی آئیں گا۔" حبہ نے دروازے سے سر نکال کر انہیں داجان کا پیغام پہنچایا تھا۔

"جائیں۔۔ جائیں پیشی۔۔ کے لیے بلاوا آگیا ہے۔۔" اس نے انہیں راستہ دیتے ہوئے کہا۔ تینوں بھی اُسے گھوری سے نوازتی ہوئیں باہر چلی گئیں۔

\*\*\*\*\*

جاری ہے۔۔۔

follow my Instagram page @ahmreen\_novel\_writes for novel updates, sneak peak, edited posts & videos

BEING THE STRING OF YOUR KITE

سفر ادب کی جانب سے ناولوں کی پی ڈی ایف کاپی کو ہر غلطی سے ماورا بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ کسی بھی طرح کی غلطی پائی جانے پر اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ ہماری ٹیم کے تیار شدہ پی ڈی ایف کے تمام جملہ حقوق سفر ادب کے نام محفوظ کر لیے گئے ہیں۔ کسی ادارے یا شخص کی جانب سے ہمارے کام کو اپنے آفیشل استعمال میں لانے کی کوشش کو غیر قانونی سمجھ کر سفر ادب کی جانب سے کارروائی کی جاسکتی ہے۔

- ٹیم سفر ادب